REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3.

جلد ۲۵ شمارہ ۴

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ وانتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

ناشرین:- جاوید اقبال اختر، محمد انعام غوری

شرحِ چندہ
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالکِ غیر ۳۰ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN PIN. 143516.

## اخبارِ احمدیہ

قادیان ۱۹ ر صلح (جنوری)۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب ڈار آف انگلستان کے ذریعہ مورخہ ۱۷ ر جنوری ۷۶ء کی اطلاع مظہر ہے کہ

"حضور انور کی طبیعت پیٹ کی تکلیف کی وجہ سے ناساز ہے۔"

احبابِ جماعت اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں اُلوالعزمی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۱۹ ر صلح (جنوری)۔ حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل ناظر اعلیٰ و امیر مقامی مع جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

قادیان ۱۹ ر صلح (جنوری)۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل و عیال بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

۱۹ ر محرم الحرام ۱۳۹۶ھ — ۲۲ ر صلح ۱۳۵۵ ہش — ۲۲ ر جنوری ۱۹۷۶ء

# قادیان میں جماعتِ احمدیہ کے ۸۴ ویں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر

# مستورات کا علیحدہ اجلاس

رپورٹ مرتبہ عزیزہ بشریٰ صادقہ صاحبہ حیمہ

الحمد للہ کہ حسبِ سابق امسال بھی جلسہ سالانہ کی مبارک تقریب احمدیت کے دائمی مرکز قادیان میں ۱۹-۲۰-۲۱ دسمبر ۱۹۷۵ء بمطابق ۱۹-۲۰-۲۱ فتح ۱۳۵۴ ہش بروز جمعہ ہفتہ۔ اتوار منعقد ہوئی۔ درمیانی دن یعنی ۲۰ دسمبر کو جلسہ سالانہ مستورات کے علیحدہ پروگرام کا انعقاد ہوا۔ ٹھیک دس بجے صبح محترمہ والدہ صاحبہ مکرم سیٹھ محمد الیاس صاحب امیر جماعت احمدیہ یادگیر کی صدارت میں محترمہ عصمت النساء بیگم صاحبہ کی تلاوت قرآن مجید سے جلسہ کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ تلاوت کے بعد محترمہ حضرت سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے خطاب فرمایا۔ آپ نے بہنوں کو مخاطب کرکے فرمایا، سب سے پہلے میں خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتی ہوں کہ یہ محض اس کا فضل و احسان ہے کہ اُس نے ہماری زندگیوں میں ایک دفعہ پھر جلسہ سالانہ کے مبارک ایام دکھائے۔ اور دور دراز کے سفر طے کرکے ہماری بہنوں کو ایک کثیر تعداد میں جلسہ سالانہ کے روحانی اجتماع میں شرکت کرنے کی سعادت بخشی۔ خدا تعالیٰ آپ سب کا مرکز میں آنا مبارک کرے۔ اور آپ سب کو جلسہ سالانہ کے مبارک ایام عبادات اور ذکرِ الٰہی میں گزارنے کی توفیق دے۔ آمین۔

سیدہ محترمہ نے جلسہ سالانہ کے انعقاد کی غرض بتاتے ہوئے اس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریر سے ایک اقتباس پڑھ کر سنایا۔ خطاب کو جاری رکھتے ہوئے موصوفہ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پیغام کے اُن دعائیہ الفاظ کی طرف بہنوں کو توجہ دلائی جو جلسہ کے افتتاح کے موقعہ پر سنایا جا چکا تھا۔ آخر میں آپ نے بہنوں کو عبادات اور ذکرِ الٰہی کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا، آپ اس روحانی ماحول سے زیادہ سے زیادہ مستفید ہونے کی کوشش کریں۔ اور جو کچھ بھی آپ یہاں اس روحانی ماحول میں رہ کر روحانی مناظر کا مشاہدہ کریں وہ اپنے تک ہی محدود نہ رکھیں بلکہ ان بہنوں تک پہنچائیں جو باوجود جلسہ میں شرکت کی تڑپ رکھتے ہوئے کسی مجبوری کے باعث جلسہ میں شریک نہیں ہو سکیں۔ خدا تعالیٰ آپ کو روحانی فضائل کے جذب کرنے کی توفیق دے۔ آمین

بعد ازاں جلسہ کے پروگرام کا آغاز ہوا۔ عزیزہ بشریٰ بیگم صاحبہ بشریٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ نظم کے بعد خاکسار بشریٰ صادقہ حیمہ سیکرٹری دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے "احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے" کے موضوع پر تقریر کی۔ خاکسار نے اسلام کی اُس حسین تعلیم کو جو آج سے چودہ سو سال قبل حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کے سامنے پیش کی تھی بیان کرکے قرآن مجید کے بیان کردہ ارکانِ اسلام کا ذکر کیا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم اور جماعتِ احمدیہ کے عقائد کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کوئی نئے نبی نہیں ہیں بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بروزِ کامل ہیں۔ اور آپؑ نے جو تعلیم دنیا کے سامنے پیش کی ہے وہ وہی تعلیم ہے جو رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش کی تھی۔ اِس لئے احمدیت کی تعلیم دراصل اسلام کی تعلیم ہے۔ اور احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے۔

اس کے بعد عزیزہ امۃ اللطیف صاحبہ نے تقریر کی۔ عنوان تھا "تعلق باللہ" (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا اہم اور کامل نمونہ) عزیزہ نے حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے بعض واقعات بیان کرکے یہ ثابت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تعلق اللہ تعالیٰ کے ساتھ بہت مضبوط تھا۔ اور آپ ہمیشہ خواہ کیسا ہی نازک موقعہ پیش آیا، خدا تعالیٰ پر توکل رکھتے اور خدا تعالیٰ آپؐ کی نصرت و تائید فرماتا۔ پس خدا تعالیٰ کا مقرب بننے کے لئے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ کو اپنے سامنے رکھنا چاہیئے۔ خدا تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق دے۔

اس کے بعد محترمہ معراج سلطانہ صاحبہ سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ قادیان نے "قرآن مجید اور ہماری زندگی" کے عنوان پر تقریر کی۔ آپ نے بتایا کہ قرآنِ مجید ہی ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے۔ اور حقوق اللہ اور حقوق العباد کی جو تعلیم قرآنِ مجید میں بیان ہوئی ہے اس کی تشریح کرتے ہوئے اس طرف توجہ دلائی کہ ضرورت اس بات کی ہے کہ اس کی روشنی میں ہم اپنی زندگیوں کو عین اس کی تعلیم کے مطابق گزارنے کی کوشش کریں۔ تقریر کے آخر میں محترمہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تقاریر کے چند اقتباس سُنا کر بہنوں کو توجہ دلائی کہ اپنی اولادوں کی تربیت کی طرف خاص توجہ دیں۔

(آگے دیکھئے صفحہ ۷ پر)

خصوصی مقالہ

## تحریکِ وقفِ جدید کے ۱۹ ویں سال کا آغاز

جماعتِ احمدیہ پر اللہ تعالیٰ کے عظیم فضلوں میں سے ایک بڑا فضل یہ بھی ہے کہ ہر نیا سال جماعت کے لئے ترقی اور سربلندی کے سامان لاتا ہے۔ منجملہ ایسے فضلوں کے وقفِ جدید کی بابرکت تحریک کا آغاز بھی ہے جو ماہِ جنوری (صلح) سے شروع ہوتا اور ماہ دسمبر (فتح) پر ختم ہوتا ہے۔ ربوہ سے آمدہ برقی اطلاع کے مطابق حضرت امام ہمام سیدنا خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس تحریک کے اُنیسویں سال کے آغاز کا اعلان فرما دیا ہے۔

وقفِ جدید کی تحریک آج سے ۱۹ سال قبل سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے جاری فرمائی تھی۔ اس کے تحت دیہات میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی تبلیغ و اشاعت اور افرادِ جماعت کی تربیت کے کاموں کو سرانجام دیئے جانے کا پروگرام بنایا گیا تھا۔ حضرت مصلح موعودؓ کی طرف سے جاری فرمودہ جملہ تحریکات کی طرح یہ تحریک بھی بفضلہ تعالیٰ بہت ہی شاندار نتائج پیدا کر رہی ہے۔ برِ صغیر میں شہروں کی نسبت دیہات کی تعداد کہیں زیادہ ہے اور اس میں بسنے والے تمام افراد کا حق ہے کہ اُن کو اسلام و احمدیت کی روحانی نعمت سے روشناس کیا جائے۔ اور جو اِس بابرکت دائرہ میں آجائیں اُن کی صحیح خطوط پر تربیت کا اہتمام کیا جائے۔ اگرچہ ہمارے ہاں ہندوستان میں ابھی تحریکِ وقفِ جدید کا کام محدود دائرہ میں ہو رہا ہے۔ لیکن جہاں جہاں بھی ہو رہا ہے، بڑے ہی خوش کُن نتائج حاصل ہوئے ہیں۔ محبت و پیار کے ساتھ دُنیا کے دِل جیتنا جماعتِ احمدیہ کا بنیادی کام ہے۔ اُن دلوں میں خُدا اور برگزیدہ افراد کی محبت پیدا کرنا معلّمینِ وقفِ جدید کے فرائض میں داخل ہے۔ (د)

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے جے ہند پرنٹنگ پریس نہرو گارڈن روڈ جالندھر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان (پن ۱۴۳۵۱۶) سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بـدر قادیان
مورخہ ۲۲ صلح ۱۳۵۵ ہش

## حضرت امام جماعت احمدیہ کی طرف سے

# علمی "جہادِ عظیم" کا اعلان اور مخالفین کی خرافات

حضرت امام جماعتِ احمدیہ نے ربوہ کے جلسہ سالانہ پر احباب جماعت کے سامنے اسلام کی حقیقی خدمت و اشاعت کا بڑا ہی پُر لطف روحانی مگر عملی پروگرام رکھا ہے۔ بدر کی گزشتہ سے پیوستہ اشاعت میں حضور انور کی ان جملہ تقاریر کا ملخص شائع ہو چکا ہے۔ اسی جگہ جلسہ کے آخری اجلاس میں حضور کی علمی تقریر کا بھی ذکر کرتے ہوئے واضح کر دیا گیا ہے کہ حضور کی یہ تقریر اسلام میں "حقوق العباد" کی بصیرت افروز تشریح و تفصیل پر مشتمل تھی۔ اس کو حضور نے علمی جہادِ عظیم کے اعلان سے تعبیر فرمایا۔

حضور نے جماعت کے علماء کو ارشاد فرمایا کہ وہ اسلام کی اخلاقی تعلیمات اور حقوق العباد کی تفصیل پر جلد از جلد مستند کتابیں لکھیں اور احبابِ جماعت کو ارشاد فرمایا کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک عملی نمونہ کو جسے اسلامی تعلیمات کی عملی تصویر کہنا چاہیئے، اپنے گھروں میں پورے تعاہد کے ساتھ رائج کریں۔ اور اپنی اولاد اور بچوں کو اسلام کے عملی پہلوؤں سے اس طور پر واقف و آگاہ کرتے چلے جائیں کہ اسلام کی پاکیزہ تعلیم ان کے ذہنوں میں راسخ ہو جائے۔

حضور نے فرمایا کہ یہ زمانہ رحمانی اور شیطانی طاقتوں کی زبردست آخری جنگ کا ہے۔ اور یہ رُوحانی جنگ بڑے زور سے نہ صرف جاری ہے بلکہ اس وقت شیطان کا آخری اور شدید حملہ ہے۔ جس کے کامیاب مقابلہ کے لئے اللہ تعالےٰ نے اسلام کی طرف سے احمدیہ جماعت کو کھڑا کیا ہے۔ اس لئے ہر احمدی کو اس دفاعی جنگ میں اپنا پُورا پُورا حصہ ڈالنا ہے۔ علومِ جدیدہ اور فلسفہ نے مذہب اور اسلام پر جو زبردست علمی اور اخلاقی چڑھائی کر رکھی ہے، اس کے مقابلہ میں حضرت امام مہدی کی دی ہوئی بشارتوں کے ماتحت ہمیں پُورا یقین ہے کہ اسلام نے ہی بالآخر غالب آنا ہے۔ اور اسلام کو ان حملہ آوروں کے حملوں سے کسی طرح کا خوف نہیں۔ البتہ ایسی عظیم الشان بشارتوں کی موجودگی میں احبابِ جماعت کو اپنے فرائضِ منصبی ادا کرنے بھی ازحد ضروری ہیں۔ کیونکہ جس طرح اسلام کی نشأۃِ اُولیٰ کے وقت اگرچہ اسلام کے مقبول دین بن جانے کی عظیم بشارتیں موجود تھیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی یہ مشیّت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ذریعہ اس طور سے پُوری ہوئی کہ خود انہیں بیسیوں مواقع پر اپنی عزیز جانوں تک کو قربان کرنا پڑا۔۔۔ اسی طرح اسلام کی نشأۃِ ثانیہ کے وقت امام مہدی کی جماعت کو بھی عمل کے میدان میں اپنا حصہ ڈالنا ضروری ہے۔ اس لئے جہاں احبابِ جماعت خود دینِ اسلام کی تعلیم کو اپنی عملی زندگی میں اپنا اوڑھنا بچھونا بنائیں وہاں اپنی اولاد کو اور تمام دوسرے متعلقین کو بھی اس میں ڈھالنے کی کوشش کریں۔

پس یہ تھا وہ علمی جہادِ عظیم جس کی حضور انور نے تمام احمدیوں کو تلقین فرمائی۔ اس سیدھے اور صاف اعلان میں دینِ اسلام کی خدمت و اشاعت کے بڑے ہی مؤثر عملی طریق کو واضح کیا گیا ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ غیر از جماعت برادرانِ اسلام کا سنجیدہ طبقہ حضرت امام جماعتِ احمدیہ کے اس علمی جہادِ عظیم کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے پسند کرے گا۔ لیکن بُرا ہو اندھی مخالفت کا کہ انسان کو کہاں سے کہاں لے جاتی ہے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ کے اس مومنانہ اعلان کا پاکستان کی قومی اسمبلی میں جماعتِ اسلامی کے واحد رُکن پروفیسر غفور احمد نے اپنے مخصوص مزاج کے مطابق کیا عجیب و غریب "پوشیدہ مطلب" نکال لیا ہے۔ اخبار الجمعیۃ دہلی میں شائع شدہ ایک خبر پڑھئے اور کذب و افتراء میں پروفیسر صاحب مذکور کے ذہنِ رسا کی داد دیجئے۔ خبر اس طرح ہے:۔

"کراچی ۸ رجنوری۔ پروفیسر غفور احمد نے قادیانیوں کے پیشوا مرزا ناصر احمد کی ان تقاریر پر شدید ردِ عمل کا اظہار کیا ہے۔ جو انہوں نے اخباری اطلاعات کے مطابق ربوہ کے سالانہ اجتماعات میں کی ہیں۔ پروفیسر صاحب نے کہا کہ ان تقاریر میں مرزا ناصر احمد نے اپنے مذہب کے لئے "اسلام" اور اپنے ماننے والوں کے لئے "مسلمان" کے الفاظ استعمال کئے ہیں یہ دستورِ پاکستان کی کھلی ہوئی خلاف ورزی ہے......

پروفیسر صاحب نے مزید کہا کہ یہی نہیں بلکہ اپنے خفیہ اور مذموم عزائم کو انہوں نے اسلامی اصلاحات میں چھپانے کی کوشش کی ہے۔ مرزا ناصر احمد نے بُرائیوں کے خلاف جہاد کا اعلان کیا ہے۔ اس اعلان کا پوشیدہ مطلب بالکل صاف ہے کہ وہ ملک کے اندر اور باہر اُمّتِ محمدی کے خلاف منظم سازش میں مصروف ہیں۔"

(روزنامہ الجمعیۃ دہلی ۱۰/۱/۷۶ صہ)

جہاں تک دستورِ پاکستان کی خلاف ورزی کا تعلق ہے یہ پاکستانی حکومت کا کام ہے کہ دیکھے کہ دستور کیا ہے اور حضرت امام جماعتِ احمدیہ کی تقاریر سے کوئی خلاف ورزی ہوتی ہے۔ یا نہیں۔ ہم اس پر تبصرہ کرنے کی ضرورت نہیں پاتے۔ البتہ حضرت امام جماعتِ احمدیہ کے مومنانہ اعلان کا جو "پوشیدہ مطلب" پروفیسر صاحب مذکور نے نکالا ہے وہ ان کے اپنے دماغ کی پیداوار ہے۔ ورنہ احمدیہ جماعت کا ظاہر و باطن ایک ہی ہے۔ اس سادہ رُوحانی پروگرام میں کوئی پوشیدہ مطلب نہیں ہے۔ ویسے ہر زمانہ کے مخالفین کی طرف سے رُوحانی جماعتوں پر ایسے ہی الزامات لگائے گئے ہیں۔ بطور مثال آپ سورۃ مومن کے تیسرے رکوع کا آخری حصہ مطالعہ کریں۔ اور دیکھیں کہ آج سے تین ہزار چار سو سال پہلے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دعوت الی اللہ کے کام کو اسی طرح پر منظم سازش کا رنگ دے کر عوام کو موسیٰ علیہ السلام کے خلاف بھڑکانے کا شوشہ چھوڑا گیا تھا۔ چنانچہ قرآن کریم نے فرعون کے جو الفاظ ریکارڈ کئے ہیں، وہ خاص طور پر قابلِ مطالعہ ہیں۔ اور پروفیسر غفور احمد کی طرف سے بیان کردہ "پوشیدہ مطلب" سے بہت کچھ ملتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"قَالَ فِرْعَوْنُ ذَرُوْنِیْٓ اَقْتُلْ مُوْسٰی وَلْیَدْعُ رَبَّہٗ اِنِّیْٓ اَخَافُ اَنْ یُّبَدِّلَ دِیْنَکُمْ اَوْ اَنْ یُّظْہِرَ فِی الْاَرْضِ الْفَسَادَ۔"

(آیت نمبر ۲۳)

دیکھا آپ نے کس طرح فرعون نے بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام پر منظم سازش کا الزام لگاتے ہوئے صاف کہا کہ مجھے اس امر کا اندیشہ ہے کہ وہ تمہارے دین کو بدل نہ دے۔ یا ملک میں کوئی فساد نہ پیدا کر دے۔ اس لئے اگر آج پروفیسر غفور صاحب حقوق العباد کی اسلامی تشریح و تفصیل اور اسے جماعتِ احمدیہ میں صحیح طور پر رائج کرنے کے اعلان کو ـــ "ملک کے اندر اور باہر امتِ محمدی کے خلاف منظم سازش" قرار دیں تو یہ کوئی انوکھی بات نہیں ـــــ!!

بات بالکل صاف ہے۔ جس صورت میں کہ ہر خردمند خدا ترس انسان حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دعوت الی اللہ کے کام کو ایک نیک اور صالح کام قرار دے گا تو حضرت امام جماعتِ احمدیہ کی طرف سے اسلام کے بیان کردہ حقوق العباد کے قیام کے لئے علمی جہادِ عظیم کو بھی کسی صورت میں ایسی سازش قرار نہیں دے سکتا، جو اندر ہی اندر امتِ محمدی کو گزند پہنچانے والی ہو۔

الجمعیۃ میں شائع شدہ خبر کے آخر میں پروفیسر مذکور نے دُنیا کے مسلمانوں کو بھڑکانے اور احمدیت سے بدظن کرنے کی غرض سے یہ بھی بے پر کی اُڑائی کہ گویا:۔

"اسرائیل میں ان کے دفاتر قائم ہیں۔ اور حالیہ اطلاعات کے مطابق ان کے بہت سے افراد اسرائیلی فوج میں بھرتی ہیں۔" (الجمعیۃ ۱۰/۱/۷۶ صہ)

ارضِ فلسطین میں جماعت احمدیہ کا تبلیغی مشن تو اس وقت سے قائم ہے جب کہ مملکتِ اسرائیل کا نام و نشان بھی نہ تھا۔ اور اب بھی برقرار ہے۔ اور مقامی احمدیوں کے چندوں سے اس کے اخراجات پُورے ہوتے ہیں۔ اگر احمدیہ جماعت کے افراد کی اسرائیل میں موجودگی یا احمدیوں کی کسی مسجد یا مدرسہ کے وہاں پر قائم رہنے کو قابلِ اعتراض قرار دیا جاتا ہے تو اُن ہزاروں ہزار عرب مسلمانوں کے بارہ میں معترضین کا کیا فتویٰ ہے جو اَب تک مملکتِ اسرائیل میں آباد ہیں۔

رہا اسرائیلی فوج میں احمدیوں کے بھرتی ہونے کا شوشہ تو یہ بھی مخالفین کی انہیں خُرافات کا حصہ ہے جن کا کسی قدر ذکر ابھی ہو چکا۔ اوّل تو یہ نیا شوشہ بھی مخالفین کی پُرانی تکنیک کا ایک جدید رُوپ ہے، جو احمدیہ جماعت کے خلاف دھوکہ دہی اور وسوسہ اندازی کے لئے بروئے کار لائی گئی ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ چونکہ اسرائیل کے بارہ میں سادہ لوح مسلمانوں کے جذبات بڑے ہی نازک ہیں اس لئے احمدیوں کے خلاف جذبات کو بھڑکانے کے لئے اسرائیل کے نام کا استعمال محض ایک شاطرانہ چال ہے اس سے زیادہ اس کی اور کچھ بھی حقیقت نہیں۔

لیکن اگر فرض کے طور پر یہ مان ہی لیا جائے کہ مملکتِ اسرائیل کے کچھ احمدی عرب باشندے دوسرے عربوں کے ساتھ (جو اسرائیل کے وجود میں آنے سے بھی پہلے کے وہاں بود و باش رکھتے ہیں) اپنے ملک کی فوج میں بھرتی ہیں تو کیا ہوا؟ کیا یہ حقیقت نہیں کہ پچھلی جنگِ مشرقِ وسطیٰ میں عرب ملکوں کے عیسائی و یہودی باشندے اپنے اپنے ملک کی فوج میں بھرتی ہو کر اسرائیل کے یہودیوں سے لڑتے رہے ہیں؟ بالکل اُسی طرح جیسے ۱۹۶۵ء اور ۱۹۷۱ء کی پاک و ہند جنگوں میں دونوں طرف سے مسلمان اپنے اپنے ملک کی فوج میں بھرتی ہو کر لڑتے رہے۔ پس اسی طور سے اگر

اسرائیل کے عرب احمدی باشندے دوسرے عربوں کے ساتھ مل کر فوج میں بھرتی ہوں تو پھر اعتراض کیا اور الزام کیسا ـــــ!؟

خطبہ جمعہ

# صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ ساری دنیا میں اسلام کو غالب کرنے کا منصوبہ ہے

## اس منصوبہ کی بنیادی باتیں (۱) متعدد ممالک میں مساجد اور مشن ہاؤسز کی تعمیر پر لگیں گی (۲) براڈ کاسٹنگ اسٹیشن کا قیام

## افرادِ جماعت جنہوں نے اس منصوبہ میں اپنی آمد کے مطابق وعدے لکھوائے تھے اپنے وعدے جلد پورے کرنے کی طرف توجہ دیں

## دنیا چاہے کچھ کہے ہمیں یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس مقصد میں کامیابی و کامرانی سے ہمکنار کرے گا

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۲۱ نبوت ۱۳۵۴ ہش مطابق ۲۱ نومبر ۱۹۷۵ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:

دوستوں کو یاد ہوگا کہ ۱۹۷۳ء کے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر میں نے "صد سالہ احمدیہ جوبلی" منصوبے کا اعلان کیا تھا۔ اس منصوبہ کی بنیادی غرض تو بعض بنیادی کاموں کی تکمیل ہے۔ تاکہ جب ہم غلبہ اسلام کی صدی میں داخل ہوں تو ہماری راہ میں اپنی کمزوریوں کی کوئی روک نہ ہو۔ لیکن ان بنیادی کاموں کی تکمیل کے لئے رقم کی بھی ضرورت ہے۔ اس رقم کی ضرورت صرف پاکستان ہی میں نہیں بلکہ ساری دنیا میں جہاں جہاں بھی احمدی بستے ہیں ان ممالک میں اس رقم کی ضرورت ہے۔ کیونکہ اس منصوبہ کی تکمیل صرف ایک ملک سے تعلق نہیں رکھتی بلکہ ساری دنیا سے تعلق رکھتی ہے۔ اس لئے کہ یہ منصوبہ ہے ساری دنیا میں اسلام کو غالب کرنے کا۔

### اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق

اور اسی کے فضل اور اسی کی رحمت کے ساتھ اس منصوبہ کے اعلان اور اشاعت پر قریباً ایک سال گذر گیا ہے۔ پہلے خیال تھا کہ اس منصوبہ سے تعلق رکھنے والا جو مالی مطالبہ ہے اسے سولہ سال پر تقسیم کیا جائے لیکن بعد میں جو حالات پیدا ہوئے اس کے نتیجہ میں ہمیں اسے پندرہ سال پر تقسیم کرنا پڑا۔

اس وقت میں نے یہ اعلان بھی کیا تھا کہ وہ ہونہار اور مخلص احمدی نوجوان جو اس وقت تو روزی نہیں کما رہے لیکن (اللہ تعالیٰ ان کی عمروں میں برکت ڈالے اور جو ہنر وہ سیکھ رہے ہیں خدا کے فضل سے اس میں وہ ترقی کریں) وہ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہوئے آئندہ کی آمد کو مدنظر رکھتے ہوئے بھی وعدے لکھوا سکتے ہیں اور اس گروہ میں سے بہتوں نے اپنے وعدے لکھوا دیئے تھے۔ لنڈن میں انہوں نے مجھے بتایا کہ ہمارا جو ایک سال کا حصہ بنتا ہے یعنی قریباً چالیس ہزار پاؤنڈ اس میں سے تین ہزار پاؤنڈ اس نئے مخلص احمدی گروہ کا ہے۔ جنہوں نے ابھی کمانا شروع نہیں کیا۔ میں نے کہا ٹھیک ہے۔ اس رقم کو ابھی اس سال میں شامل نہ کرو۔ وہ تو اگر آپ جمع نہ کر سکیں تو آپ کے اوپر کوئی حرف نہیں آئے گا

### میں قوی امید رکھتا ہوں

اور ہر وقت دعائیں کرتا رہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس نسل کو امیدوں سے زیادہ انہیں دنیا کے اموال بھی دے تاکہ جس جذبہ کے ساتھ انہوں نے خدا کی راہ میں مالی قربانیاں پیش کی ہیں۔ (نہ صرف اس منصوبہ کے سلسلہ میں بلکہ اور دوسرے منصوبوں میں بھی) اس کے مطابق اپنے وعدوں سے زیادہ وہ ادائیگی کر سکیں۔ لیکن بہرحال وہ ادائیگیاں اپنے وقت پر ہوں گی۔ پھر ایک دوسرا گروہ ہے۔ جنہوں نے آئندہ بڑھنے والی آمد کی توقع کے ساتھ وعدے کئے ہیں۔ وہ حصہ جو توقع کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ اس لئے کہ انہوں نے اللہ پر بھروسہ کر رکھا ہے۔ اور خدا تعالیٰ ان کے اس اعتماد کو ضائع نہیں کریگا اور ان کی دولت اور ان کے اموال میں برکت ڈالے گا۔ انشاء اللہ۔ لیکن جو وہ اس وقت کما رہے ہیں اس کے لحاظ سے وعدے کا پندرھواں حصہ پہلے سال میں اور پندرھواں حصہ دوسرے سال میں یعنی دو سالوں کا ملا کر ۲/۱۵ تو بہرحال انہوں نے پہلے دو سال میں ادا کرنا ہے۔

اس منصوبہ کی تیاری عملاً ساتھ ساتھ شروع ہو گئی ہے جیسا کہ آپ نے دیکھا ہے کہ میں ایک مسجد کی بنیاد رکھ کر آیا ہوں جس کا

### صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ

سے تعلق ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بنیاد کے ساتھ ہی وہاں جماعت کی مضبوطی کے سامان بھی پیدا کر دیئے ہیں۔ ابھی کل ہی مجھے وہاں سے ایک اور خط ملا ہے کہ کچھ اور یوگوسلاو احمدی ہو گئے ہیں۔ ان کے اندر ایک تڑپ پیدا ہو گئی ہے اور مسجدیں اور مشن ہاؤسز یہ ہمارے مراکز ہمارے کیا یہ خدا کے گھر خدا کے نام کو بلند کرنے کے مراکز بنتے ہیں جس ملک میں ایسا کوئی بھی مرکز نہ ہو اس ملک میں خدا تعالیٰ کی توحید کو قائم کرنے کی ہماری کوئی کوشش کامیاب ہو ہی نہیں سکتی۔ سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ غلبہ اسلام کے لئے استثنائی حالات پیدا کرے وہ تو اس کا فضل اور اس کی رحمت ہے اور اس کی عطا ہے ہم عاجز بندے تو اپنی کوتاہ فراست اور عقل سے ہی اندازہ لگاتے ہیں۔ لیکن وہ جس سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں اور جو سب اموال اور دولتوں کا مالک ہے وہ دیتا بھی ہے اور وہ سامان بھی پیدا کرتا ہے وہ تو اس کا حصہ ہے اور وہ دے گا۔ لیکن ہمیں اس نے کہا ہے کہ تم اپنی بساط کے مطابق اور اپنی سمجھ کے مطابق تدبیر کرو۔ اور ہم اپنی بساط اور اپنی سمجھ کے مطابق تدبیر کرتے ہیں۔ ہماری ناقص عقل یہ کہتی ہے کہ مثلاً یورپ کے جن ممالک میں ہم نے اسلام کی تبلیغ کرنی ہے اور اسلام کی پیاری اور حسین اور احسان کرنے والی تعلیم ان تک پہنچانی ہے۔ اور اس کے ذریعہ سے ان کے دلوں کو خدا اور اس کے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے لئے جیتنا ہے۔ یہ کام تب ہو سکتا ہے جب وہاں ہمارا کوئی مرکز ہو کوئی کام کرنے کی جگہ اور لوگوں کو پتہ ہو اور اگر جب دلچسپی پیدا ہو تو وہ اس جگہ پر جا کر اپنی سیری کا انتظام کر سکتے ہوں اور اپنی لگن کو دور کرنے کے لئے ان کو وہاں سے لٹریچر مل سکتا ہو

اس عرصے میں ہم نے بہت سا لٹریچر کتب اور رسائل مختلف زبانوں میں شائع کرنے ہیں۔ اب وہاں میں نے ایک مسجد کی بنیاد رکھی ہے اور کتب و رسائل کی بیسیوں ضروریات وہاں محسوس ہونے لگی ہیں اور یہ مطالبہ ہو گیا ہے کہ ہمیں اس قسم کا لٹریچر دیں۔ ٹھیک ہے۔ صرف دلائل سمجھا کر اور

### خدا تعالیٰ کے پیار کے جلوے

جو وہ احمدیت پر ظاہر کرتا ہے۔ وہ ان کے سامنے رکھ کر ان کو احمدی بنا لینا

تو کافی نہیں ہے۔ بلکہ اسلام کی صحیح تعلیم اور قرآن عظیم کی صحیح تصویر ان کے سامنے رکھ کر کوشش کرنا کہ یہ ان کے دلوں میں رَچ جائے یہ اصل چیز ہے یہ اگر ہم ان کو نہ دے سکیں تو ایسا ہی ہے کہ ہم نے بڑا خوبصورت اور صحت مند درخت لگا دیا لیکن اس کو پانی دینے کا ہم نے کوئی انتظام نہیں کیا تو وہ کیسے زندہ رہے گا اور کیسے بڑھے گا کیسے نشوونما حاصل کرے گا تا کم از کم کیسے اس قسم کی نشوونما حاصل کرے گا جیسی ایک صحت مند درخت جب ایک اچھی زمین میں لگایا جائے تو وہ حاصل کر سکتا ہے اس کی تو ساری ضرورتیں پوری ہونی چاہئیے۔ تب جا کر وہ اپنی چھپی ہوئی استعدادوں کی نمائش کر سکتا ہے اس کے بغیر تو نہیں کر سکتا۔

لٹریچر کے لئے اب ہمیں یہاں سے کتب وغیرہ باہر بھیجنے میں کچھ دقت پیدا ہو رہی ہے۔ جو بھی ذمہ دار ہیں

## ہماری دُعا ہے

کہ اللہ تعالیٰ انہیں سمجھ اور عقل عطا کرے اور ہر پاکستانی کا جو حق ہے اس کی ادائیگی کی انہیں توفیق عطا کرے۔ لیکن اگر یہاں کچھ عرصہ تک اس قسم کے حالات رہیں تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہم ہاتھ پر ہاتھ دھر کر بیٹھ جائیں گے اور وہ ذمہ داریاں جو خدا تعالیٰ نے ہم پر ڈالی ہیں ان کو نظر انداز کر دیں گے اور اپنا کام چھوڑ دیں گے بلکہ اس کا یہ مطلب ہے کہ جب ہم پر ایک دروازہ بند کیا جائے گا۔ تو ہم انتہائی عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ اور انتہائی عاقلانہ تدبیر کے ساتھ دنیا میں جہاں بھی اس کام کا کوئی دوسرا دروازہ کھل سکتا ہو وہ کھولیں گے۔ اور خدا تعالیٰ کے نام کی بلندی کی راہ میں کوئی روک قائم نہیں رہنے دیں گے۔ ہماری یہ کوششیں اگر ہماری دعائیں اپنی شرائط کے ساتھ ہوں تو بارآور ہونگی انشاء اللہ۔

اسی لئے میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ مجھے نہیں پتہ تھا کہ یہ کیوں کہہ گیا کہ ہمیں بیرون پاکستان دو جگہ دو ممالک میں پریس کھولنے پڑیں گے اس وقت تو میرے ذہن میں یہ چیز نہیں تھی لیکن حالات نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ جو حاوی ہے جو علیم حقیقی ہے جس سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں اس کے علم میں تو تھا۔ پس جب تک ہم باہر اپنے پریس نہ کھولیں ہم

## اسلام کی حقانیت

میں اور توحید کے ثبوت میں لٹریچر اس تعداد میں شائع نہیں کر سکتے جتنا کہ ہم اپنے مطبع خانے اور اپنے پریس کے ذریعہ کر سکتے ہیں کیونکہ دوسرے بہت مہنگا شائع کرتے ہیں انہوں نے اپنے نفعے رکھنے ہیں ان کے اپنے معیار ہیں، ان کی اپنی قیمتیں ہیں، ان کا اپنا طریق کار ہے۔ مثلاً ہمیں ایک امریکن فرم نے کہا کہ ہم آپ سے قرآن کریم کے ایک لاکھ انگریزی کے تراجم خریدنے کے لئے تیار ہیں لیکن قیمت کا ۶۰ فیصدی ہمارے لئے کمیشن دو۔ یعنی اگر قرآن کریم کے دس جلدوں کی قیمت سو روپے ہو تو وہ کہتے ہیں کہ ساٹھ روپے ہمیں دیں ان سے پوچھا کہ اتنا کمیشن! انہوں نے کہا نہیں سارا ہمارا نہیں ہے وہ تھوک میں بیچنے والے کتب فروش تھے کہنے لگے کہ بیس فیصد ہمارا کمیشن اور چالیس فیصد آگے جو اپنی دکانوں پر رکھیں گے۔ ان کا کمیشن ہے۔ وہ کہتے تھے کہ بے شک اس کی قیمتیں بڑھا دو لیکن قیمتیں بڑھا کر تو ہم اس تعداد میں دنیا میں

## قرآن کریم کے تراجم

نہیں پھیلا سکتے۔ جس تعداد میں ہم پھیلانا چاہتے ہیں۔ اس مثال میں اگر ہمارا اپنا پریس ہو تو ہم قرآن کریم کی دس کاپیاں سو روپیہ کی بجائے چالیس روپے خرچ کر کے دنیا کے ہاتھ میں دے سکتے ہیں بڑا فرق ہے۔ اس واسطے باہر ہمارے اپنے پریس ہونے چاہئیں۔

امریکہ میں اس وقت سب سے زیادہ آزادی ہے آگے تو خدا بہتر جانتا ہے اس واسطے دعائیں کرو کہ ہم جو منصوبہ بنائیں وہ اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں بھی آئندہ برکتوں والا ہو۔ اس وقت سب سے زیادہ آزادی امریکہ میں ہے۔ وہاں شائع کرنے کی بھی کوئی پابندیاں نہیں ہیں اور وہاں سے لٹریچر ساری دنیا میں بھیجا جا سکتا ہے۔ تاہم اور بھی بہت سے ملک ہیں جن میں آزادی ہے صرف

امریکہ نہیں ہے۔ مثلاً موجودہ حالات میں افریقہ کے ممالک ہیں اور ان کے اوپر جماعت کا بڑا اثر ہے اس منصوبہ سے مشابہ جو نصرت جہاں آگے بڑھو کا منصوبہ تھا وہ صرف مغربی افریقہ کے لئے تھا۔

## ایک مختصر اور چھوٹا سا منصوبہ

تھا اس نے مغربی افریقہ میں اتنا اثر پیدا کیا کہ آدمی حیران ہو جاتا ہے۔ اور اس اثر کو دیکھ کر ہماری گردن خدا تعالیٰ کے حضور اور بھی جھک جاتی ہے۔ کتنی حقیر سی پیشکش تھی جو ہم نے خدا تعالیٰ کے حضور پیش کی اور اتنے عظیم اس کے نتائج نکل رہے ہیں۔ اب ایک ملک میں تو یہ حال ہے کہ ہمارے وہاں کے مبلغ جب دورہ کرتے ہیں تو قصبہ یا ہر علاقہ میں اس جگہ کے لوگ پیچھے پڑ جاتے ہیں کہ آپ ہمارے علاقہ میں سکول کھولیں اور ہمارے بچوں کو عیسائیت سے بچائیں یا ہسپتال کھولیں اور ہمارے بڑوں کو عیسائیت سے بچائیں۔ گو خدا کے فضل سے ہم آہستہ آہستہ پھیل رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ جتنی توفیق دیتا ہے وہ کام ہو رہا ہے۔ لیکن یہ کام تو پانچ سال کا تھا۔

## نصرت جہاں کی سکیم

۱۹۷۰ء میں میں نے جاری کی تھی اور جلسہ سالانہ پر اس کا اعلان کیا تھا اس وقت اپنے حالات کو دیکھ کر جماعت کے حالات کو دیکھ کر یہ خیال تھا کہ سات سال میں یا بہت ہی جلدی ہو سکے تو پانچ سال میں میں اپنا وعدہ پورا کر سکوں گا۔ میں نے دعائیں کیں، جماعت نے دعائیں کیں۔ اللہ تعالیٰ فضل کرنے والا ہے وہ منصوبہ جس کے متعلق ہمارے اندازے تھے کہ وہ سات سال میں مکمل ہو گا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ڈیڑھ دو سال میں وہ مکمل ہو گیا اور اس کا بڑا اثر ہوا۔ ایک امریکن مجھے غانا میں ملے وہ وہاں کے قبائل STORMS اور کسٹمز ان کی روایات اور رہن سہن کے طریقوں پر P.H.D (پی ایچ ڈی) کے لئے اپنا مقالہ تیار کر رہے تھے۔ وہ ڈیڑھ دو سال کے بعد یہاں آئے سیر کرتے ہوئے پھر رہے تھے یہاں بھی آ گئے وہ کہنے لگے میں صرف یہ دیکھنے کے لئے یہاں آیا ہوں کہ یہ جماعت کس چیز سے بنی ہوئی ہے مجھ سے تو بات نہیں کی لیکن بعض دوستوں سے انہوں نے یہ کہا کہ امریکہ یہ وعدہ کرتا تو ڈیڑھ دو سال میں وہ اپنا یہ وعدہ پورا نہ کر سکتا۔ لیکن جماعت احمدیہ نے اسے پورا کر دیا۔ بات یہ ہے کہ ہم اس مٹی سے بنے ہوئے ہیں جو دنیا کی نگاہ میں حقیر ہے۔ لیکن خدا کے ہاتھ میں میں اس کا آلہ کار بن چکی ہے۔ خدا فضل کرتا ہے اور کامیابیاں عطا کرتا ہے ورنہ ہم کیا اور ہماری بساط کیا۔ اور ہمارے مال کیا اور ہماری عقلیں اور فراست کیا نتیجے اور تدبیر اور کوشش کا آپس میں کوئی مقابلہ نہیں ہے۔

## بڑا عظیم نتیجہ

نکل رہا ہے۔ جماعت کے منتظمین چونکہ موقع کے اوپر ہیں وہ پیچھے پڑ جاتے ہیں تو مبلغ ہاں کر جاتے ہیں، نیم رضامند ہو جاتے ہیں کہ ہاں ہم کھول دیں گے۔ بعد میں مجھ سے منظوری لیتے ہیں پھر مجھے منظوری دینی پڑتی ہے۔

ایک سکول کا تو یہ ہوا کہ ایک مسلمان نے اپنے علاقے میں ایک سکول کھولا جس کو وہ چلا نہیں سکا۔ وہ مسلمانوں کا علاقہ ہے۔ وہاں احمدی بھی ہیں۔ لیکن اکثریت ان مسلمانوں کی ہے جو احمدی مسلمان نہیں تو وہ حکومت اس کے پیچھے پڑ گئی کہ تم سکول نہیں چلا سکتے تو ہم تم سے واپس لے لیں گے اس نے کہا میری تو عزت خاک میں مل جائے گی وہ بہت بڑا آدمی تھا انہوں نے اسے کہا کہ پھر تم یہ کرو کہ یہ سکول کسی مشن کو دے دو کہ وہ سنبھال لے عیسائی مشن کے پاس گئے کہ یہ سکول ہمیں دے دو خدا نے ان کو بڑی دولت دی ہے۔ یہ ایک ایسی مثال ہے جس میں دنیا کی دولت اور خدا کی تدبیر اور منشاء کا مقابلہ نمایاں ہو کر کھلے طور پر سامنے آ رہا ہے انہوں نے کہا کہ ہم تمہیں تو نہیں دیتے۔ وہ ہمارے پاس آئے اور کہا کہ اگر عیسائیوں کو دے دیا تو پہلے ہی ان کے بہت سے سکول ہیں ہمارے علاقے میں۔ وہ ہمارے بچوں کو خراب کر رہے ہیں ہم چاہتے ہیں کہ اسے جماعت احمدیہ لے لے اور اس سکول کی یہ حالت تھی کہ لڑکے داخل ہونے کے لئے نہیں آ رہے تھے چند

میں پر ایک کیتھولک سکول تھا انہوں نے سکول کی بہت بڑی اور شاندار عمارت بنائی ہوئی تھی اور غیر ملکی سٹاف رکھا ہوا ہے۔ وہاں کثرت سے بچے جاتے تھے اور اس بیچارے کے سکول میں کوئی آتا ہی نہیں تھا۔ چنانچہ اس حالت میں کہ علاقے کو اس کی طرف کوئی توجہ نہیں تھی وہ صرف اس جذبے کے ماتحت جو

## بڑا پیارا جذبہ

ہے کہ ایسے کوئی مسلمان لے لے جماعت احمدیہ کے پاس آیا کہ جماعت احمدیہ اس ملک کے مسلمانوں کی نمائندہ ہے یہ لے لے ورنہ عیسائیوں کو اور تقویت پہنچے گی۔ انہوں نے یہاں حالات لکھے میں نے کہا اچھا لے لو۔ اللہ فضل کرے۔ چنانچہ وہ لے لیا۔ یہ اسی سال کا واقعہ ہے صرف چند مہینے ہوئے ہیں جس سکول میں پچاس سے زیادہ کبھی بچے داخل نہیں ہوئے تھے۔ دو ہفتے ہوئے ہیں مجھے رپورٹ آئی ہے کہ جماعت کے پاس آنے کے بعد اس سکول میں ۱۵۰ بچے پہلی کلاس میں داخل ہو چکے ہیں اور انہوں نے مجھے لکھا ہے کہ ماں باپ نے اپنے بچوں کو اس بہت بڑے کیتھولک سکول سے ہٹا کر ان کے نام وہاں سے کٹوا کر اس سکول میں انہیں داخل کیا ہے۔ تو وہاں اس قسم کے حالات پیدا ہو رہے ہیں۔ میں بتا یہ رہا ہوں کہ ان واقعات کو دیکھ کر موجودہ حالات میں وہاں بھی کسی ملک میں ایک پریس لگایا جا سکتا ہے۔ کل کا تو مجھے پتہ نہیں میرا رب جانتا ہے۔ اسی واسطے

## میں بار بار کہتا ہوں

کہ دعاؤں کے بغیر ہمارا کام نہیں چل سکتا۔ وہ ہستی جس سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں نہ ماضی کی، نہ حال کی، نہ مستقبل کی۔ جب تک اس کی راہنمائی نہ ہو کیسے ہم ترقی کر سکتے ہیں، کیسے ہم اس کی خوشنودی حاصل کر سکتے ہیں، کیسے ہماری کوشش اور کام اور تدبیر میں برکت پڑ سکتی ہے۔ پس وہ بڑی اچھی جگہ ہے ممکن ہے کہ ایک پریس وہاں کھولیں یہاں کا پریس بھی بعض روکوں کی وجہ سے ذرا لیٹ ہو گیا ہے اب کچھ آثار ہیں کہ شاید پانچ چھ مہینے میں تھوڑا بہت کام کرنا شروع کر دے۔

جس وقت میں نے اعلان کیا تھا کہ دو پریس باہر بنیں گے اس وقت مجھے تو پتہ نہیں تھا کہ یہاں کے حالات کیا ہو جائیں گے۔ اور ہمارے راستے میں کیا روکیں پیدا ہوں گی لیکن میرے اور تمہارے رب کو پتہ تھا اور اس نے میری زبان سے ایسی بات لکھوا دی کہ جب میں نے بعد میں سوچا تو میں نے کہا کہ اس کی ضرورت تو بظاہر نہیں تھی۔ ٹھیک ہے زبان سے بات نکال دی گئی ہے اس میں خدا تعالیٰ کی کوئی حکمت ہوگی۔ تو پریس کے اوپر خرچ آئے گا۔ پاکستانی روپیہ کے لحاظ سے تو پتہ نہیں کتنے اوپر کافی خرچ ہو جاتا ہے اگر ایک

## درمیانے درجہ کا پریس

انگلستان میں لگے تو اس کے اوپر وہاں کا لاکھ سوا لاکھ روپیہ جس کو وہ پاؤنڈ کہتے ہیں وہ خرچ ہو جاتا ہے (میں جب دورے پر وہاں جاتا ہوں تو پاؤنڈ کو میں روپیہ ہی کہا کرتا ہوں) بڑا مہنگا ملک ہے۔ اس کی قوت خرید بھی بہت کم ہے۔ یعنی آپ یوں سمجھ لیں کہ وہاں پر بعض جگہ ایک عام ریسٹورنٹ میں چائے کی ایک پیالی چھ روپے کی ملتی ہے بڑا ہی مہنگا ملک ہے۔ پس اگر وہاں پر ایک لاکھ یا سوا لاکھ وہاں کے روپے کا پریس لگ جائے تو ان کے لحاظ سے یہ زیادہ مہنگا نہیں۔ لیکن جو ہمارا پاکستانی روپے کا تصور ہے۔ اس کے لحاظ سے یہ بائیس تیئس لاکھ سے تیس لاکھ روپے تک بن جاتا ہے۔ انگلستان کی جماعت خدا تعالیٰ کے فضل سے کافی بڑھ بھی گئی ہے (میرے ان دوروں کے درمیان بھی بہت بڑھی ہے) اور فعّال اور مخلص بھی بڑی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی قربانیوں کو قبول کرے اور انہیں احسن جزا دے۔ ابھی تو

## ۲ مساجد کی ذمہ داری

میں ان کے اوپر ڈال آیا ہوں یعنی پہلی مسجد کا ۷۵/۷۰ فی صد اور دوسری اوسلو کی مسجد کا قریباً سارا خرچ۔ یہ انشاء اللہ ہو جائے گا۔ اس کے بعد پھر وہ پریس کے لئے بھی تیار ہیں۔ ان کی کچھ اپنے مشن کی ضرورتیں تھیں۔ ان کے لئے کچھ مزید تعمیر کرنے کے لئے میں نے ان کو ۱۲، ۱۴ ہزار پاؤنڈ کی اجازت دی تھی کیونکہ جس مشن ہاؤس کا ہال بنتے وقت بہت بڑا سمجھا گیا تھا اور یہ بحث ہو گئی تھی کہ اتنا بڑا ہال کیوں بنایا جائے اس سے چھوٹا ہونا چاہیئے

اب اس میں گنجائش ہی نہیں رہی، جماعت اس میں سماتی بھی نہیں۔ اسی طرح جو دفتر ہیں ان میں بھی کام نہیں سماتا۔ تو بارہ ہزار پاؤنڈ کا مطلب ہے پچیس روپے فی پونڈ کے حساب سے تین لاکھ روپے۔ چنانچہ کچھ چھوٹی چھوٹی Annexes (انیکسیز) یعنی چھوٹے چھوٹے کمرے مزید بن جائیں گے اور ان کی ضرورت پوری ہو جائے گی۔ پھر اس میں ابھی انشاء اللہ وسعت ہوگی وہاں ہمارے پاس زمین پڑی ہے۔

اصل منصوبہ پیسے اکٹھے کرنے کا تو نہیں ہے نا! اصل منصوبہ تو یہ کہنا چاہیئے کہ پیسے خرچ کرنے کا ہے۔ اور جتنے پیسے میں نے سوچا تھا کہ ہمیں خرچ کرنے چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ کا منشاء تھا کہ جماعت اس سے زیادہ خرچ کرے۔ جتنے میں نے کہا تھا کہ وعدے کرو اس سے چار گنے زیادہ جماعت نے وعدے کر دیئے ہیں۔ میں نے کہا تھا کہ اڑھائی کروڑ جماعت نے کہا دس کروڑ۔ میں نے کہا یہی ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گیا کہ خدا تعالیٰ کا منشاء یہ ہے کہ

## دس کروڑ خرچ کرو

دس کروڑ کی ضرورت پڑے گی۔ آپ نے وعدے کر دیئے ہیں۔ میں نے بتایا ہے کہ بعض وعدے ایسے ہیں کہ اگر وہ ادا نہ ہوں تو کسی پر کوئی الزام نہیں آتا۔ بلکہ وہ ہماری اور دعاؤں کے مستحق ہو جاتے ہیں۔ مثلاً میں ایک مثال دے دیتا ہوں جس سے بات واضح ہو جائے گی۔ ایک طالب علم جو میڈیکل میں تھرڈ ایئر میں پڑھ رہا تھا اس کی کوئی آمد نہیں تھی وہ تو اپنے ماں باپ کا خرچ کروا رہا تھا۔ اس نے کہا کہ میں ڈاکٹر بنوں گا۔ یہاں پاکستان میں ڈاکٹر بہت کماتے ہیں اس نے کہا کہ میں

## احمدی ڈاکٹر

بنوں گا — میں غریبوں کا مفت علاج کروں گا۔ میں اتنا نہیں کماؤں گا۔ لیکن پھر ان سے آدھا کماؤں گا اور جتنا کماؤں گا اس کے مطابق اس نے اپنے دماغ میں اندازہ کیا کہ علاوہ اور چندوں کے جو اس نے دینے تھے اور وہ اس کے دماغ میں حاضر تھے اس نے کہا کہ میں اتنی رقم اس منصوبے میں دوں گا۔ یعنی پانچ چھ سال بعد اس کی جو کمائی شروع ہونی ہے جب کہ وہ پاس ہونے کے بعد ڈاکٹر بن جائے گا اس کے مطابق اس نے وعدہ لکھوا دیا اور میں نے کہا تھا کہ وعدے لکھوا دو۔ اب اگر اس وقت وہ سیکنڈ ایئر میں تھا تو اب فورتھ ایئر میں ہے۔ وہ ابھی چندہ نہیں دے سکتا۔ ابھی تو وہ طالب علم ہے۔ اگر آج وہ نہیں دیتا تو اس کے اوپر کیا الزام ہے۔ پس جو ایسے افراد یا ایسے گروہ ہیں ان کے اوپر کوئی الزام نہیں۔ ان کے لئے تو ہم اور بھی دعائیں کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو ان کی خواہشات اور ان کی توقعات سے بڑھ کر خدا تعالیٰ کی راہ میں

## قربانی دینے کی توفیق

عطا کرے۔ لیکن اس وقت میں بڑی عمر کے ان لوگوں سے مخاطب ہوں جنہوں نے اپنی آمد کے مطابق وعدے لکھوائے تھے کہ وہ اپنے وعدے پورے کریں۔ غالباً اگلے مارچ میں دوسرا سال ختم ہو رہا ہے وہ اپنے وعدے کے مطابق دو سال کا حصہ ادا کریں۔ پاکستان میں بھی اور باہر کے ممالک میں بھی۔ انگلستان کو میں اس وقت دوسری یاددہانی کرا رہا ہوں۔ ایک میں وہاں کرا آیا تھا۔ ان کے دو سال کے وعدے (جو استثنیٰ ہیں وہ نکال کر) کم و بیش ستر ہزار پاؤنڈ بنتے ہیں۔ یعنی قریباً ۱۷-۱۸ لاکھ روپے۔ لیکن وہاں بعض چھوٹی چھوٹی جماعتیں ہیں وہ اپنے چندے وہاں بھیج دیتے ہیں وہ بھی کئی ہزار بن جاتے ہیں۔ میرا اندازہ ہے کہ پچھتر ہزار پاؤنڈ سے اسّی ہزار پاؤنڈ تک ان کا ان دو سالوں کا چندہ بن جائے گا۔

یہ جو میں نے کہا تھا کہ وہاں ایک دوسرا گروہ ہے بات دراصل یہ ہے کہ وہ گروہ چوہدری ظفر اللہ صاحب اور ان کے چند ساتھیوں کا ہے۔ ان کا چندہ دس لاکھ پاؤنڈ میں سے (جو انگلستان کا ٹوٹل چندہ ہے) ساڑھے چار۔ پونے پانچ لاکھ پاؤنڈ ہے۔ لیکن انہوں نے اپنی سکیم کے مطابق جس کی مجھ سے اجازت لی ہے۔ یہ وعدے کئے ہیں۔ چونکہ وہاں ان کی واقفیت بہت سارے دوستوں سے ہے اور وہ دنیا میں چوٹی کے آدمی ہیں۔ ان کی سکیم یہ ہے کہ اگر اس وقت ہم رقم Invest (انویسٹ) کر دیں تجارت پر لگا دیں تو ہمیں امید ہے کہ یہ رقمیں دگنی ہو جائیں گی۔ بلکہ شاید اس سے بھی زیادہ ہو جائیں۔ میں نے کہا ٹھیک ہے آپ وہاں لگا دیں۔ چنانچہ انگلستان کا نصف حصہ تو ہر سال پیسے دے گا اور اپنے وعدوں کا حصہ دے کر ہر سال کی ضرورت میں اس طریق

سے حصہ لے رہا ہے۔ لیکن انہوں نے اپنا تاجرانہ حساب کرکے جو نفع وغیرہ آتا ہے اس کے حساب سے پہلی رقم ۱۹۷۶ء کے آخر میں دینی ہے انشاءاللہ۔ اور یہ سب اکٹھی بڑی رقم کوئی

## ایک لاکھ تیس ہزار پاؤنڈ

بنتی ہے۔ یہ بہرحال انگلستان کی جماعت کی رقم ہے اور میں نے ان کو کہا ہے کہ اس رقم سے تم اوسلو کی مسجد بناؤ۔ اور اللہ تعالیٰ ایسا فضل کرنے والا ہے کہ ہمارا Architect (آرکیٹکٹ) اور Contractor (کنٹریکٹر) جنہوں نے گوٹن برگ کی مسجد بنائی ہے اور وہ نقشے بنا رہے ہیں۔ وہ اپنے کام کے سلسلہ میں اوسلو جا رہے تھے تو ہمارے مبلغ سے کہنے لگے کہ ہم بھی وہاں جاکر آپ کے لئے، آپ کی مسجد کے واسطے کوئی زمین تلاش کریں گے ابھی وہاں زمین تلاش کرنے کا مرحلہ ہے۔ چنانچہ ان کو بھی ایک دلچسپی پیدا ہوگئی ہے۔

اصل منصوبہ یہ ہے کہ پریس ہوں۔ اصل منصوبہ یہ ہے کہ مساجد اور مشن ہاؤسز بنیں۔ پریس کے ساتھ مجھے کہنا چاہیئے کہ پریس ہوں اور ہم دنیا کی ضرورت کے مطابق سستا اور اچھا لٹریچر شائع کر سکیں۔ اور دوسرے یہ کہ یورپ کے ان ممالک میں بھی جہاں ابھی تک ہماری مساجد اور ہمارے مشن ہاؤسز نہیں ہیں وہاں ہماری

## مساجد اور مشن ہاؤسز

بن جائیں۔ ان دو ممالک کے علاوہ ہم اٹلی۔ فرانس اور سپین میں مرکز چاہتے ہیں اور حالات نے اجازت دی تو بنیں گے۔ ہم اللہ تعالیٰ سے امید کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے ہماری دعائیں ہیں کہ ہمارے حق میں حالات پیدا ہو جائیں۔

اب ایک چھوٹا ملک سامنے آگیا ہے۔ یعنی فن لینڈ۔ فن لینڈ کی اہمیت اصل میں یہ ہے کہ ایک ہزار خاندان جس کا مطلب یہ ہے کہ پانچ دس ہزار مسلمان وہاں ایسے ہیں جو اشتراکیت کے خوف سے بھاگے اور وہاں جاکر آباد ہو گئے اور انہوں نے اس ملک میں پناہ لے لی۔ ان کے دل میں یہ جذبہ ہے کہ ہمارے بچے قرآنی تعلیم سے محروم نہ رہیں اور دہریہ نہ بن جائیں۔ یعنی جس چیز سے بھاگے تھے وہی سامنے نہ آجائے۔ اور ان کو سوائے جماعت احمدیہ کے اور کوئی قرآن کریم پڑھانے والا نہیں ملے گا انشاءاللہ جب ہماری مسجد بن جائے گی اور اس کا اثر ہونا شروع ہو جائے گا اور جب یہ ضرورت پوری ہو جائے گی تو پھر شاید کسی اور کو بھی خیال آئے کہ وہاں کوئی مسجد بنا دی جائے یا کوئی سکول بنا دیا جائے لیکن اس وقت خیال نہیں آئے گا۔ نہ ہے اور نہ آئے گا۔

## پہل ہم نے ہی کرنی ہے

اور اگر کوئی ہمارے پیچھے آتا ہے تو ہمیں غصہ نہیں ہے۔ ہمیں خوشی ہے کہ وہ بھی ہمارے نقش قدم پر آگے چل رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ایک نیکی کے ثواب کے طور پر مزید نیکیوں کی توفیق عطا کرتا ہے اللہ تعالیٰ ان کو مزید نیکیوں کی توفیق عطا کرے اور پھر ہم اور وہ سارے مل کر اسلام کو پھیلانے کے لئے اکٹھے کوشش کرنے لگیں۔ وہ ہمارے ساتھ آملیں۔ بہرحال یہ چھوٹا ملک بیچ میں آگیا ہے۔

ایک براڈکاسٹنگ سٹیشن جس کا میں نے اعلان کیا تھا اس کی اجازت ملی تھی۔ لیکن اس اجازت میں بعض ٹیکنیکل نقائص تھے اس لئے اس سے ہم فائدہ نہیں اٹھا سکے۔ اب ویسے وہاں کی حکومت بدل گئی ہے لیکن دنیا کے تغیرات ہمارے لئے ہیں ہمارے خلاف نہیں۔ انشاءاللہ۔ اس لئے آج نہیں تو کل اجازت ملے گی۔ اس کے اوپر بھی لاکھ دو لاکھ پاؤنڈ ابتداء میں خرچ ہوگا تاکہ ہم ایک خاص علاقے کو اپنی آواز سے معمور کردیں اور مہدی معہود کی آواز ان کو پکارے کہ جَاءَ الْمَسِيحُ جَاءَ الْمَسِيحُ۔

صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ کے لئے پہلے سال سے ہی ہمیں رقم کی ضرورت پڑ گئی تھی اور پھر اب دوسرے سال میں یہاں پر پریس شروع ہوگیا ہے۔ انشاءاللہ کتابیں شائع ہوں گی۔ پھر وہ باہر بھی جائیں گی۔ اور یہاں کے لئے بھی کتابوں کی ضرورت ہے۔ اپنی آنے والی نسلوں کو تو ہم پیاسا نہیں رکھنا چاہتے۔ یہ تو نہیں ہو سکتا کہ پانچ ہزار میل پر جاکر تو ہم پیاسے کی پیاس کو بجھانے کی کوشش کریں اور جو پہلو میں بیٹھا ہے وہ پانی کے لئے روحانی پانی کے لئے آب حیات کے لئے ترستا رہے ہم اس کی طرف توجہ نہ کریں۔ یہ تو نہیں ہوگا۔ ہم نے یہاں بھی خدمت کرنی ہے پیار کی خدمت بے لوث خدمت اپنی طرف کھینچ لینے والی خدمت۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہم نے نہایت ہی عاجزانہ دعاؤں کی بنیادوں کے اوپر اس خدمت کے مکان تعمیر کرنے ہیں۔

اور یہ جو نوجوان نسلیں ہیں۔ اللہ فضل کرے تو ان کو تو خدا تعالیٰ کی محرومی نہیں رہے گی۔ اللہ فضل کرے اسی کے فضل سے سب کچھ ہو سکتا ہے۔ پس آپ کی جو رقوم کی ادائیگی کی ذمہ داری ہے اس کی طرف توجہ کریں۔ کراچی پیچھے رہ گیا تھا۔ ان کے امیر صاحب آئے ہوئے تھے میں نے ان سے بات کی۔ میں نے کہا کہ اگر آپ نے غلطی سے زیادہ وعدے لکھوا دیئے تھے تو کوئی بات نہیں مجھے کہیں میں جلسہ سالانہ پر یہ اعلان کر دوں گا کہ کراچی نے غلطی سے زیادہ لکھوا دیا تھا اب وہ کم کرکے اتنا کر رہے ہیں۔ ٹھیک ہے اللہ تعالیٰ ہمیں کہیں اور سے دیدے گا۔ تو وہ گھبرا گئے اور کہنے لگے کہ نہیں نہیں جلسہ پر اعلان نہ کریں۔ بس ہمیں

## تین سال کی مہلت

دے دیں۔ تین سال کی رقم تین سال کے اندر ضرور ادا ہو جائیگی۔ میں نے کہا کہ سوچیں گے اور آپ بھی جاکر سوچ لیں۔

اصل بات یہ ہے کہ جیسا کہ میں نے پچھلے خطبہ میں یا شاید اس سے پچھلے خطبہ میں کہا تھا کہ ہماری دولت یہ سونا چاندی کے سکے اور ہیرے جواہرات کے انبار نہیں ہیں ہماری دولت تو وہ مخلص دل ہے جو ایک منور سینہ کے اندر دھڑک رہا ہے۔ جب تک یہ دل ہمارے ہیں، اور جب تک ان سینوں کی تعداد بڑھتی چلی جارہی ہے پیسے کی کسے پرواہ ہے وہ تو اگر ضرورت پڑی تو اللہ تعالیٰ ہمارے لئے آسمان سے پھینکے گا۔ اور زمین ہمارے لئے دولت اُگلے گی۔ اگر ہمیں کسی جگہ بے تدبیر اور اپاہج کرنے کی کوشش کی گئی تو ہماری کوشش کے بغیر یہ ہوگا۔

## حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کو کسی نے کہا کہ یہ تو کوئی استعارہ ہوگا اور تمثیلی زبان ہوگی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا گیا اور وہ بچ گئے۔ آپ نے فرمایا کہ تم خدا کی قدرتوں پر ایمان نہیں رکھتے۔ آپ نے فرمایا کہ مسیح اور مہدی کا کام مداریوں کی طرح تماشا دکھانا تو نہیں لیکن میں یعنی مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تمہیں کہتا ہوں کہ اگر دنیا مجھے بھی شعلہ اُٹھتے ہوئے تنور کے اندر پھینک دے تو وہ آگ جو ابراہیم علیہ السلام کے لئے ٹھنڈی ہوگئی تھی وہ میرے لئے بھی ٹھنڈی کردی جائے گی۔

پس اصل چیز جس کی ہمیں فکر کرنی چاہیئے وہ ہماری اپنی ہی کمزوریاں ہیں اپنی ہی غفلتیں ہیں، اپنی ہی بے پرواہیاں ہیں۔ باقی اللہ تعالیٰ تو دے رہا ہے۔ دینے کے لئے تیار ہے اور دیتا چلا جائے گا۔ انشاءاللہ تعالیٰ -:-

---

## اخبارِ قادیان

- مورخہ ۱۵ رصلح (جنوری) کو مکرم محمود احمد صاحب مبشر درویش اپنی بچی کی شادی کے سلسلہ میں مع اہل و عیال بذریعہ واہگہ بارڈر پاکستان تشریف لے گئے۔ اس سے قبل مورخہ ۱۳ رجنوری کو مکرم محمود احمد صاحب مبشر کے مکان میں ہی مستورات نے اجتماعی دعا کی۔ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے باعث برکت بنائے۔ آمین
- مورخہ ۱۷ رصلح (جنوری) کو مکرم پیر نصیر الدین صاحب آف انگلستان زیارت مقاماتِ مقدسہ کی غرض سے قادیان تشریف لائے اور مورخہ ۱۸ رجنوری کو واپس تشریف لے گئے۔
- مورخہ ۱۸ رصلح (جنوری) کو مکرم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب ڈار آف لندن مع اہلیہ محترمہ مقاماتِ مقدسہ کی زیارت کی غرض سے قادیان تشریف لائے۔
- مورخہ ۱۹ رصلح (جنوری) کو بعد نماز عشاء مسجد مبارک میں حضرت بھائی اللہ دین صاحب کی صدارت میں ایک تربیتی اجلاس ہوا۔ جس میں مکرم مولوی بشیر احمد فاضل دہلوی نے شہادت حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے متعلق تفصیلی واقعات بیان فرمائے۔
- محترم شیخ عبدالحمید صاحب عاجز ناظر جائیداد کی بیٹی اور داماد مکرم حنیف احمد صاحب مورخہ ۱۶ ؍ ۱ کو واپس لندن تشریف لے گئے۔ محترم عاجز صاحب چند دنوں سے کمر درد کی تکلیف سے بیمار ہیں احباب موصوف کی صحتِ کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

---

درخواست دعا: خاکسار کی دو لڑکیاں امید سے ہیں۔ کچھ عرصہ سے منذر خوابیں دیکھ رہی ہیں احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ اس مرحلہ کو آسانی سے گزار دے، اور نیک صالح اولاد سے نوازے۔ خاکسار: بنی اسمٰعیل منڈی بھنڈار

# رپورٹ جلسہ سالانہ مستورات (بقیہ صفحہ اوّل)

بعد ازاں عزیزہ امۃ الرفیق صاحبہ نے "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت اور عظیم الشان مقاصد" کے عنوان پر تقریر کی۔ عزیزہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض بتاتے ہوئے بیان کیا کہ آپؑ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق عین اُس وقت تشریف لائے جب دُنیا ایک عظیم الشان مصلح کا تقاضہ کر رہی تھی۔ عزیزہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت میں عقلی و نقلی دلائل پیش کئے۔

اس کے بعد عزیزہ صاحبزادی امۃ الاکرم صاحبہ کوکب نے دُرِّ عدن سے حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا کی دُعائیہ نظم پڑھ کر سامعات کو محظوظ کیا۔

نظم کے بعد محترمہ سیّدہ امۃ القدوس صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے تقریر فرمائی۔ آپ نے اپنی تقریر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی غرض اور اسلام کی نشأۃ اولیٰ کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا۔ جب مسلمانوں نے اسلام کی تعلیم کو بُھلا دیا اور دین سے غافل ہو گئے تو اُن کی اصلاح اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کو دوبارہ زندہ کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ آپؑ نے آکر دُنیا میں جو روحانی انقلاب برپا کیا وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ غلبۂ اسلام کی آسمانی مہم کے سلسلہ میں بہنوں پر جو ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں اُن کی طرف توجہ دلاتے ہوئے آپ نے فرمایا اب اسلام کو ساری دُنیا میں پھیلانے کی ذمہ واری جماعتِ احمدیہ پر ڈالی گئی ہے۔ پس ہم نے دُنیا کے کونے کونے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام پہنچانا ہے اور ساری دُنیا کو اسلام کے جھنڈے کے نیچے جمع کرنا ہے تا ساری دُنیا اب سے چودہ سو سال قبل کا نظارہ اپنی آنکھوں سے دیکھ لے۔ اس کے لئے جیسا کہ ہمارے پیارے امام نے قبل از وقت غلبۂ اسلام کی بشارت دے کر اس کو قریب تر لانے کے لئے دو بنیادی اصولوں پر کاربند ہونے کی تلقین فرمائی اوّل قربانی اور دوم دُعاؤں اور نوافل کے ساتھ اسلام اور احمدیت کی ترقی کے لئے کوشش کرنا۔ پس ہمیں قربانی دینی ہوگی خواہ وہ مالی ہو یا جانی۔ اولاد کی ہو یا وقت کی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے صد سالہ احمدیہ جوبلی کا جو عظیم الشان منصوبہ ہمارے سامنے رکھا ہے وہ اسلام کے عظیم الشان غلبہ کا پیش خیمہ ہے اس میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لینا اور آئندہ کے لئے اپنی نسل کو اس کے لئے تیار کرنا ہمارا فرض ہے۔ سیّدہ محترمہ نے اپنی تقریر کو جاری رکھتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ کا ایک اقتباس سُنا کر فرمایا کہ ہمارے پیارے امام نے آئندہ چودہ سال کا عرصہ تربیت کا زمانہ بتایا ہے پس اس عرصہ میں آپ نے اپنی اولادوں کی بہترین تربیت کرنے کی طرف توجہ دینی ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ آپ خود اسلام کی تعلیم سے پورے طور پر واقفیت حاصل کریں اور اس پر عمل پیرا ہوں اور پھر اپنی نسلوں کو اس حسین تعلیم سے واقف کرائیں اور انہیں اس پر عمل پیرا ہونے کی تلقین کریں۔ ان کو ہمیشہ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کی تعلیم دیں۔ اُن کے دِلوں میں مقامِ خلافت کا اتنا ادب اور احترام اور اتنی محبت پیدا کر دیں کہ کوئی مشکل یا کوئی ابتلاء اُن کے قدموں کو ڈگمگا نہ سکے اور وہ اپنے پیارے امام کی کامل اطاعت کرتے ہوئے آپ کے ہر حکم کو بشاشت قلب کے ساتھ قبول کریں۔ خدا تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اپنے پیارے امام کے فرمان کے مطابق اپنی اولادوں کی صحیح رنگ میں تربیت کریں۔

آخر میں سیّدہ محترمہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اُن دُعائیہ الفاظ کے ساتھ جو آپؑ نے غلبۂ اسلام کے لئے کی تھیں اپنی تقریر ختم کی۔

آپ کی تقریر کے بعد محترمہ صادقہ خاتون صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ قادیان نے "خلافت کی برکات" کے عنوان پر تقریر کی۔ آیتِ استخلاف کی تلاوت کے بعد آپ نے خلافتِ راشدہ اور اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد قائم شدہ خلافت کا ذکر کرتے ہوئے آیتِ استخلاف میں بیان فرمودہ برکات "تمکینِ دین" اور خوف کی امن کے ساتھ تبدیلی کا ذکر کیا اور خلافتِ احمدیہ کے ذریعہ پیدا ہونے والے عظیم الشان روحانی انقلاب پر روشنی ڈالی۔ آخر میں خلافت کی اہمیت اور برکات سے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے اقتباس کے ساتھ اپنی تقریر ختم کی۔

بعد ازاں عزیزہ عقیلہ عفت صاحبہ نے "خلافتِ ثالثہ کی اہم تحریکات" کے موضوع پر تقریر کی۔ عزیزہ نے اپنی تقریر میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جملہ تحریکات کا ذکر کرنے کے بعد تحریکِ تعلیم القرآن۔ بد رسوم کے خلاف اعلانِ جہاد۔ وقفِ جدید میں بچوں کا شامل کرنا اور صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ کے متعلق تفصیل سے روشنی ڈالی۔

اس کے بعد محترمہ بُشریٰ نوری صاحبہ نے "اسلامی پردہ" کے عنوان پر تقریر کی۔ محترمہ نے اسلامی پردہ کے فلسفہ کی وضاحت کرتے ہوئے ثابت کیا کہ اسلامی پردہ عورت کی ترقی کی راہ میں ہرگز روک نہیں اور اس ضمن میں آپ نے قرونِ اولیٰ کی پردہ نشین مستورات کی مختلف میدانوں میں ترقی کا ذکر کیا اور موجودہ آزادی اور بے پردگی کے نتیجہ میں جو قباحتیں سامنے آ رہی ہیں اُن کا تفصیل سے ذکر کیا۔

ان کی تقریر کے بعد عزیزہ صادقہ سلیم صاحبہ آف مدراس نے "سیرتِ طیبہ حضرت اُم المومنین نصرت جہاں بیگمؓ" کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے حضرت اُم المومنینؓ کی سیرتِ طیبہ کے چند اہم پہلوؤں پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔

ازاں بعد عزیزہ جمیلہ سلطانہ صاحبہ نے "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم اور ہماری ذمہ داریاں" کے عنوان پر تقریر کی۔ عزیزہ نے دورانِ تقریر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کی وضاحت کرتے ہوئے بہنوں کو اُن کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

اس کے بعد عزیزہ امۃ المجید نصرت صاحبہ نے تقریر کی۔ ان کی تقریر کا عنوان تھا "قرآن مجید کی تعلیم اور احمدی بچیاں"۔ عزیزہ نے بتایا کہ احمدی بچیوں کو قرآن مجید کی کثرت سے تلاوت اور اس کے معانی اور مطالب کو اچھی طرح ذہن نشین کر کے قرآن مجید کی تعلیم پر خود عمل کرنے اور اسے دوسروں تک پہنچانے میں کوشاں رہنا چاہیئے۔ آخر میں تعلیم القرآن کے بارے میں سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے اقتباسات پڑھ کر سُنائے۔

اس تقریر کے بعد ناصرات کی ایک بچی عزیزہ بُشریٰ ربانی نے ایک نظم "میں احمدی بچی ہوں" خوش الحانی سے پڑھ کر سُنائی۔ اس کے ساتھ ہی پہلے اجلاس کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔

## دوسرا اجلاس

مستورات کے جلسہ کے دوسرے اجلاس کی کارروائی نمازِ ظہر و عصر کے بعد ٹھیک ۲ بجے زیر صدارت محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ ندیم نائب صدر لجنہ اماء اللہ لندن، خاکسارہ کی تلاوتِ قرآن مجید سے شروع ہوئی۔ ازاں بعد عزیزہ دُردانہ شاہین نے نظم پڑھی۔

دوسرے اجلاس کی پہلی تقریر محترمہ سمینہ فیض صاحبہ سکریٹری ناصرات الاحمدیہ قادیان نے کی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا "رحمۃ للعالمین"۔ محترمہ نے اسلام سے پہلے کی دُنیا کی حالت کا نقشہ کھینچ کر بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی رحمۃ للعالمین کے لقب سے پکارا گیا ہے۔ آپؐ فاران کی چوٹیوں سے ابرِ رحمت کی طرح ظاہر ہوئے اور ساری دنیا کو رحمت کے پانی سے آپؐ نے سرسبز کر دیا۔ آپ نے مثالوں سے ثابت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رحمت تھے انسانوں کے لئے۔ آپؐ رحمت تھے حیوانوں کے لئے۔ آپؐ رحمت تھے مردوں کے لئے اور آپؐ رحمت تھے عورتوں کے لئے اور آپؐ رحمت تھے غلاموں کے لئے۔ غرض سب کے لئے آپؐ رحمت بن کر آئے تھے۔

ازاں بعد عزیزہ نعیمہ بُشریٰ صاحبہ لقا پوری نے "سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام" کے عنوان پر تقریر کی۔ آپ نے اپنی تقریر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرتِ طیبہ کے تین اہم پہلوؤں، محبتِ الٰہی۔ عشقِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور شفقت علیٰ خلق اللہ پر واقعاتی رنگ میں روشنی ڈالی۔

اس تقریر کے بعد محترمہ اختر اسلام صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ کلکتہ نے "اصلاحِ نفس" کے عنوان پر تقریر کی۔ آپ نے اپنی تقریر میں بتایا کہ اصلاحِ نفس کا تعلق دِل سے ہے۔ تزکیۂ نفس کے لئے بہت مجاہدہ کی ضرورت ہے۔ اس کے لئے اپنا تعلق خدا تعالیٰ سے پیدا کرنا چاہیئے اور پھر انبیاء اور ان کے خلفاء کی سچی پیروی کی جائے اور بکثرت دُعاؤں میں لگے رہنا چاہیئے۔

اس کے بعد محترمہ ناصرہ بیگم ندیم صاحبہ نائب صدر لجنہ اماء اللہ لندن نے تقریر کی۔ آپ ربوہ سے ہوتے ہوئے قادیان کے جلسہ سالانہ پر شرکت کے لئے تشریف لائی تھیں۔ آپ نے لندن کی لجنہ اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مقدس ہستیوں حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا، حضرت سیّدہ اُم متین صاحبہ اور دیگر معزز خواتین جماعت کی طرف السلام علیکم کا تحفہ پیش کیا اور سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حالیہ دَورہ لندن کے تأثرات بیان کئے۔ اس کے بعد اپنی تقریر کا آغاز کرتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی غرض بیان کی۔ اور آیت بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَیْکَ کی تشریح کرتے ہوئے بتایا کہ اس موجودہ دَور میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے بعد آپؑ کے خلفاء کے ذریعہ جماعتِ احمدیہ کو خدا تعالیٰ کا پیغام ساری دنیا تک پہنچانے کی سعادت حاصل ہو رہی ہے۔ آخر میں موصوفہ نے مستورات کو اُن کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی کہ روحانی جنگ جیتنے کے لئے ہمیں ہر قربانی کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔

آپ کے بعد محترمہ شمیم بیگم صاحبہ نے "احمدی مستورات اور تربیتِ اولاد" کے موضوع پر تقریر کی۔ محترمہ نے بتایا کہ اب سے ۵۴ سال قبل حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے لجنہ اماء اللہ کا قیام اس غرض کے لئے فرمایا تھا تا احمدی مستورات کی دینی تعلیم و تربیت کا انتظام ہو اور ان کے ذریعہ احمدیت کی نئی نسل بھی بہترین رنگ میں تربیت پا سکے۔ آخر میں محترمہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام، حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ملفوظات اور خطبات سے چند اقتباس پیش کر کے اولاد کی تربیت کے چار بنیادی اصولوں پر روشنی ڈالی۔

اس تقریر کے بعد عزیزہ فریدہ عفت نے نظم پڑھی۔

نظم کے بعد عزیزہ نصرت سلطانہ صاحبہ نے "الٰہی سلسلوں میں خلافت کا ہونا ضروری ہے" کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے بتایا کہ نبی کی وفات کے بعد جماعت کا شیرازہ خلافت ہی کے ذریعہ مجتمع رہتا ہے۔ اور جماعت خلافت کی نگرانی اور قیادت میں ہر قسم کی مشکلات اور خطرات سے محفوظ رہتی ہے۔ عزیزہ نے پاکستان میں حالیہ مخالفت کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ یہ خلافت ہی کی برکت تھی کہ ایسے نازک حالات میں بھی جماعت نے ہنسی خوشی قربانیاں پیش کیں۔ اور اب ترقی کی

شاہراہ پر گامزن ہے۔

ازاں بعد عزیزہ مبارکہ شاہین نے تقریر کی۔ عنوان تھا "رسومات معاشرے کا ناسور ہیں"۔ عزیزہ نے دوران تقریر رسومات کی تشریح کرتے ہوئے بتایا کہ وہ کام اور وہ باتیں جو قرآن مجید اور سُنّت کے منافی ہوں، رسومات میں داخل ہیں۔ ان سے معاشرے میں توہم پرستی اور اسراف اور لغو باتیں پیدا ہو جاتی ہیں اور اس طرح معاشرہ تباہ ہو جاتا ہے۔ رسومات سے اجتناب کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کی وضاحت کر کے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقریر سے اقتباسات پیش کئے۔

آخر میں عزیزہ صاحبزادی امۃ الکریم صاحبہ کوکب نے الوداعی نظم فرمودہ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا نہایت خوش الحانی سے پڑھ کر سامعات کو محظوظ کیا۔

اس نظم کے بعد محترمہ صدر جلسہ نے جلسہ سالانہ قادیان کے روح پرور ماحول اور اپنے تاثرات کا اظہار کیا۔

بعد ازاں محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان نے اس مبارک تقریب کے بخیر و خوبی اختتام پذیر ہونے پر خدا تعالےٰ کا شکر ادا کیا۔ اور ہر دو اجلاسات کی صدارت کرنے والی معزز خواتین محترمہ والدہ صاحبہ سیٹھ محمد الیاس صاحب اور محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ ندیم آف لندن کا شکریہ ادا کیا۔ کہ انہوں نے ہماری درخواست کو قبول کر کے ہماری حوصلہ افزائی فرمائی نیز بیرون ہند سے آنے والی بہنوں، ہندوستان کے مختلف علاقوں سے آنے والی بہنوں اور غیر از جماعت خواتین اور قادیان کی بہنوں کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے جلسہ میں شرکت کی اور پوری دلچسپی اور خاموشی کے ساتھ پوری کارروائی کو سنا۔ نیز کارکنات جن کے سپرد جلسہ کے دوران مختلف ڈیوٹیاں لگائی گئی تھیں۔ ان کی کارکردگی پر خوشی کا اظہار کر کے ان کی حوصلہ افزائی فرمائی۔ نیز ان بہنوں اور بچیوں کا شکریہ ادا کیا۔ جنہوں نے تقاریر میں حصہ لیا اور محنت کر کے اپنے مضمون کو اچھے رنگ میں بہنوں کے سامنے پیش کیا۔ خدا کرے کہ ہم نے جو کچھ سنا ہے اس پر خود عمل کرنے والی ہوں اور دوسروں کو عمل کروانے والیاں ہوں۔

آخر میں سیدہ محترمہ نے تحریک کی کہ بہنیں اسلام اور احمدیت کی ترقی کے لئے، حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و سلامتی اور درازئ عمر کے لئے، حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا اور حضرت سیدہ ام متین صاحبہ کی صحت و سلامتی کے لئے خصوصیت سے دعائیں کریں۔ اس کے بعد صدر جلسہ نے لمبی اجتماعی دعا کرائی۔ اور اس طرح جماعت احمدیہ کے ۸۴ ویں جلسہ سالانہ میں احمدی مستورات کے علیحدہ اجلاس کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔

فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

خدا تعالےٰ کے فضل سے اس سال بھارت کے مختلف مقامات سے آنے والے مہمانوں کی تعداد گزشتہ سال کی نسبت زیادہ تھی۔ مستورات کی حاضری بھی پچھلے سال کی نسبت زیادہ رہی۔ جلسہ کے دوران کل تعداد حاضری تقریباً گیارہ صد تھی۔ خدا تعالےٰ آئندہ سال اس سے بھی زیادہ ترقی عطا فرمائے آمین۔

جلسہ میں غیر مسلم خواتین کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔ گرلز کالج اور ہائی اسکول کے اسٹاف اور طالبات کو مدعو کیا گیا تھا۔ چنانچہ انہوں نے بھی اور دوسری غیر مسلم خواتین نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ اور جلسہ کی کارروائی کو غور سے سنا۔ اللہ تعالےٰ اس کے بہتر نتائج پیدا کرے آمین۔

آخر میں دعا ہے کہ خدا تعالےٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کو مہمانوں اور میزبانوں کے حق میں قبول فرمائے۔ اللّٰھم آمین۔

## درخواست ہائے دعا

(۱) خاکسار کے بھائی عزیز برکات احمد صاحب سلیم بی کام نے دیودرگ سے اطلاع دی ہے کہ کینرا بنک کے امیدواروں کی ویٹنگ لسٹ میں اپنا نام تھا۔ خدا کے فضل و کرم سے اُن کو اپنے تقرر کے احکام مل گئے ہیں۔ الحمدللہ۔ اس خوشی میں انہوں نے شکرانہ فنڈ میں ۵/- روپے اور اعانت بدر میں ۵/- روپے جمع کئے ہیں۔ نیز تمام احباب کرام و درویشان کی خدمت میں بصد عجز و انکسار عرض کرتے ہوئے دعا کی درخواست کرتے ہیں کہ خدا تعالےٰ ان کے اس کام میں برکت عطا فرمائے اور مزید ترقیات سے نوازے آمین۔
خاکسار: کلیم احمد، کارکن نظارت تعلیم قادیان

(۲) خاکسار کے والد محترم محمد عبدالرحیم صاحب دیودرگ کی صحت ایک عرصہ سے ٹھیک نہیں ہے۔ اور وہ بہت کمزور ہو گئے ہیں۔ درویشان کرام و احباب جماعت سے والد محترم کی کامل صحت اور درازئ عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار: محمد ظفر احمد احمدی بی کام

## دعائے مغفرت

میری چچی اہلیہ مکرم غلام احمد صاحب مرحوم سابق پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چندہ پور مختصر سی علالت کے بعد وفات پا گئی ہیں۔ احباب جماعت مرحومہ کی مغفرت اور بلندئ درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ نیز خاکسار کو السر سے پیٹ کی تکلیف تھی) اب قدرے کم ہے صحتِ کاملہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار: محمد فرحت اللہ احمدی (چندہ پور)

---

تبصرہ

## (۱) احمدیہ مسلم کیلنڈر بابت ۱۹۷۶ء - ۱۳۵۵ ہجری شمسی

نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے گزشتہ سالوں کی طرح اس سال بھی چار رنگوں میں دیدہ زیب کیلنڈر شائع کیا گیا ہے۔ جو اپنی ظاہری شکل کے ساتھ ساتھ بہت ہی معنوی خوبیوں کا بھی حامل ہے۔ کیلنڈر کی پیشانی کلمہ طیبہ سے مزین ہے۔ سامنے وسط میں بیت اللہ شریف میں حجاج کرام کا بوقت نماز ایمان افروز فوٹو ہے۔ دائیں بائیں علی الترتیب لنڈن (انگلستان) اور واشنگٹن (امریکہ) میں جماعت احمدیہ کی طرف سے تعمیر کردہ خوبصورت مساجد کے دلکش فوٹو ہیں۔

کیلنڈر میں سن عیسوی کے ساتھ ساتھ ہجری قمری اور ہجری شمسی کے مہینوں اور تاریخوں کا بھی سلسلہ دکھایا گیا ہے اور مروجہ کیلنڈروں کی طرح ہفتہ کے دنوں کو انگریزی ناموں کے ساتھ دکھایا گیا ہے۔ لیکن ساتھ ہی عربی اسماء بھی درج کر دیئے گئے ہیں۔ اس طرح ایسے علاقوں میں بھی یہ کیلنڈر مقبول ہو گیا ہے جہاں ہفتہ کے دنوں کے عربی اسماء کا زیادہ رواج ہے۔ مطبوعہ کیلنڈر میں دو جگہ طباعت کی غلطی ہو گئی ہے۔ یعنی ماہ اگست کے مقابل پر ہجری شمسی کا مہینہ ظہور کی بجائے تبوک اور ستمبر کے مقابل پر تبوک کی بجائے ظہور لکھا گیا ہے احباب تصحیح فرمالیں۔

آخر میں اسلامی اور جماعتی تقریبات کی فہرست اور سرکاری تعطیلات کا اجمالی نقشہ بھی دیا گیا ہے ان سب خوبیوں کے ساتھ ساتھ اسلام و احمدیت کے مستقبل کے بارہ میں مقدس بانی سلسلہ احمدیہ کی پُر از یقین و معرفت دو تحریرات کا انگریزی ترجمہ نمایاں طور پر چوکھٹوں میں دکھایا گیا ہے۔ اس طرح یہ کیلنڈر تاریخی معلومات کا مجموعہ ہوتے ہوئے تبلیغی مرقع بن گیا ہے۔ اور اس لائق ہے کہ احباب جماعت نہ صرف اپنے مکانوں اور دکانوں وغیرہ میں آرائشی نقطۂ نظر سے آویزاں کریں بلکہ اسے اپنے زیر اثر دوسرے دوستوں کو بھی دیں۔ تا وہ بھی اس سے معلوماتی اور روحانی استفادہ کریں۔ قیمت فی کیلنڈر سوا روپیہ ہے لیکن زیادہ تعداد میں منگوانے والوں کو ۲۵ فی صد کمیشن۔ بذریعہ ڈاک طلب کرنے کی صورت میں اخراجات ڈاک وغیرہ بذمہ خریدار ہیں۔

دفتر دعوت و تبلیغ قادیان ضلع گورداسپور پن کوڈ ۱۴۳۵۱۶ سے طلب کیا جا سکتا ہے۔

## (۲) اُردو ادب کا احمدیہ دبستان (حصہ اول)

۲۰×۳۰/۱۶ سائز پر یہ ۲۰۲ صفحات کی ضخیم کتاب مکرم چوہدری فیض احمد صاحب گجراتی ناظر بیت المال (آمد) قادیان کے اُن دو درجن مضامین پر مشتمل ہے جو موصوف نے اخبار بدر قادیان میں وقتاً فوقتاً لکھے۔ کتاب کے شروع میں جناب ڈاکٹر اختر احمد صاحب اورینوی۔ ڈی لٹ۔ صدر شعبہ اُردو پٹنہ یونیورسٹی کی طرف سے مبسوط مقدمہ ہے۔ جو بجائے خود چوہدری صاحب کے حق میں اُردو ادب کے نقطۂ نظر سے سند کی حیثیت رکھتا اور مجموعہ مضامین کی اہمیت کو واضح کرتا ہے۔

ہر چند کہ ہمارا اخبار ایک مذہبی اخبار ہے لیکن اس کا مطالعہ کرنے والے صرف مذہبی ہی نہیں بلکہ ایسے بھی ہیں جو علم و ادب سے گہرا لگاؤ رکھتے ہیں۔ اس لئے چوہدری صاحب کے تمام ایسے مضامین جن کا تانا بانا اگرچہ مذہبی خیالات ہی رہتے ہیں۔ لیکن اندازِ بیان میں افسانوی رنگت اور زبان میں ادبی چاشنی کے سبب ادب پسند دوستوں کے لئے خصوصیت سے دلچسپی کا باعث بن جاتے رہے ہیں۔ چوہدری صاحب نے اچھا کیا کہ ان مضامین کو نظارت دعوت و تبلیغ کی اجازت سے کتابی صورت میں شائع کر دیا۔ بلاشبہ ان میں ایک حصہ ایسے مضامین کا بھی ہے، جو افادی نقطۂ نظر سے اس قابل ہے کہ ان کو بار بار پڑھا جائے اور جس جذبہ کے تحت کسی خاص خیال کو الفاظ و عبارت کا جامہ پہنایا گیا ہے وہ مؤثر طریق پر قارئین کے دل و دماغ میں اُتار دیا جائے۔

اس ضمن میں اُس بھائی کا جذبۂ خدمت بھی قابل ستائش ہے جس نے اپنے صرفہ سے اس مجموعہ کو کتابی صورت میں پیش کر دینے کا موقعہ بہم پہنچایا۔ نہ جانے کتنے اہل قلم کی ایسی ہی تخلیقات ہیں جو دل و دماغ کو روشن کرنے اور رُوحِ انسانی کے لئے حیات آفریں بھی ہیں لیکن نشر و اشاعت کے وسائل میسر نہ آنے کے سبب ایک دُنیا ان کی اہمیت و افادیت سے بے خبر ہے۔ خدا کرے کہ ہماری جماعت میں لکھنے والوں کے ساتھ ساتھ ان کی نگارشات کی قدر کرنے والے بھی برابر پیدا ہوتے چلے جائیں۔ خواہ طبع شدہ کو پڑھ کر یا کسی بھی ایسے مجموعہ کو شہزادہ پرویز آف کلکتہ کی طرح عزم و ہمت کے ساتھ اپنے خرچ پر طبع کروا کر دوسروں کے لئے پڑھنے کے قابل بنا کر۔ اللہ کریم سب کو جزائے خیر سے نوازے۔

بہر حال "اُردو ادب کا احمدیہ دبستان" مجموعہ مضامین اس قابل ہے کہ احباب جماعت خود بھی اسے بار بار پڑھیں اور لطف اندوز ہوں اور اپنے زیر اثر اربابِ ذوق کو مطالعہ کے لئے دیں۔

٭ خواہشمند حضرات یہ مجموعہ مضامین براہِ راست مکرم چوہدری صاحب سے طلب کر سکتے ہیں۔

# گیانا (جنوبی امریکہ) میں عید الاضحیٰ کی تقاریب

(از مکرم مولوی محمد اسلم صاحب قریشی، مبلغ انچارج گیانا (جنوبی امریکہ))

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعتہائے احمدیہ گیانا (جنوبی امریکہ) نے مورخہ ۱۴ دسمبر بروز اتوار پورے اہتمام سے عید الاضحیٰ کی مقدس اور بابرکت اسلامی تقریب منائی۔ چار مختلف مقامات (جن میں جارج ٹاؤن، لیگیان، ایڈبرگ اور سسٹرز شامل ہیں) میں احباب نے احمدیہ مساجد میں نماز عید ادا کی۔ جارج ٹاؤن کے دوستوں نے نماز عید مشن ہاؤس میں ادا کی۔

خاکسار نے پروگرام کے مطابق نماز عید ایڈبرگ کی مسجد احمدیہ "دارالامان" میں پڑھائی جہاں احباب جماعت کثیر تعداد میں شامل ہوئے۔ خطبۂ عید میں خاکسار نے عید الاضحیٰ کی تقریب کے پس منظر کے ضمن میں حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسمٰعیلؑ اور حضرت ہاجرہ کی بے نظیر قربانی اور خدائے قدوس کی اطاعت و فرمانبرداری کے منفرد نمونے کا ذکر کرتے ہوئے عید قربان میں ایک خاندان کے تینوں عناصر ماں باپ اور بچوں کیلئے نہایت اعلیٰ اور بلند سبق کی طرف توجہ دلائی۔

اسیطرح جانوروں کی قربانی کے فلسفہ پر بھی قرآن کریم اور حدیث اور خطبہ الہامیہ کی روشنی میں سیر حاصل روشنی ڈالی اور احباب کو اپنے نفس اور خدا تعالیٰ کی دی ہوئی تمام نعمتوں کو خدا کی راہ میں قربان کرنے کیلئے تیار رہنے کی نصیحت کی کہ یہی عید الاضحیہ کا منشاء ہے۔

نماز عید اور خطبہ عید کے بعد احباب ایڈبرگ نے ایک بچھڑے کی قربانی دی جبکہ دوسری ہمسایہ جماعت سسٹرز کے احباب نے دو بچھڑوں اور ایک دُنبہ کی قربانی دی۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ جن دو جماعتوں کے دوست اس سال قربانی میں حصہ نہیں لے سکے انہوں نے آئندہ سال قربانی دینے کا عزم کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ توفیق دے۔ آمین

## عید الاضحیہ کے متعلق ریڈیو پر انٹرویو اور تقریر

عید سے قبل گیانا براڈ کاسٹنگ سروس ریڈیو G.B.S کو عید الاضحیٰ کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ کی طرف سے پروگرام پیش کرنے کے لئے وقت دینے کی درخواست کی گئی جس پر ریڈیو کی طرف سے ہمیں دس منٹ کے لئے پروگرام پیش کرنے کی دعوت دی گئی۔ چنانچہ خاکسار نے عید الاضحیٰ کے پس منظر، غرض و غائیت اور فلسفۂ قربانی پر تقریر ریکارڈ کروائی نیز اس موقعہ پر حضرت مسیح پاک علیہ السّلام کے چند فارسی اشعار بھی ترنم سے پڑھ کر ریکارڈ کروائے جو حضورؑ کی مشہور نظم کے

بکوشید اے جواناں تا بدیں قوت شود پیدا

سے منتخب کئے گئے تھے۔ یہ تقریر ۱۵ دسمبر کو صبح کے پروگرام میں نشر کی گئی جبکہ گیانا میں عید کے سلسلہ میں سرکاری تعطیل تھی۔

اسی طرح دوسرے ریڈیو سٹیشن "Demerara" والوں نے خود عید سے دو روز قبل آنے والے اسلامی تہوار کے متعلق پبلک کو متعارف کرانے کیلئے اپنے پروگرام "Panorama" میں خاکسار کا انٹرویو نشر کرنے کی خواہش کا اظہار کیا جسے خاکسار نے بخوشی قبول کیا اور خدا کے فضل سے ایک کامیاب انٹرویو ۱۲ دسمبر بروز جمعہ شام کے وقت نشر ہوا جس میں خاکسار اور مشن کا مختصر تعارف بھی کرایا گیا تھا۔ انٹرویو لینے والے دوست نے ایک سوال یہ بھی پوچھا کہ غیر مسلم لوگوں کیلئے عید الاضحیٰ کے اسلامی تہوار کی کیا اہمیت ہے اور جبکہ یہ دن ایک عام سرکاری تعطیل ہے تو غیر مسلم اسے کیسے منا سکتے ہیں خاکسار نے اس کے جواب میں عرض کیا کہ جس بزرگ اور مقدس انسان کی یاد میں یہ دن منایا جاتا ہے اُسے مسلمانوں کے علاوہ عیسائی اور یہودی بھی یکساں طور پر عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ عید الاضحیٰ کا تہوار ہر ایسے انسان کو یہ سبق سکھاتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی سچی توحید پر ایمان رکھنے اور مکمل اطاعت و فرمانبرداری کا اعلیٰ نمونہ دکھانے کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کے نام اور کام کو ابد الآباد تک زندہ و تابندہ کر دیا پس ہر وہ انسان جو اپنی نیکنامی اور اپنے پیچھے نیک یاد چھوڑ جانے کا متمنی ہے اُس کے لئے چلنے کا صرف ایک ہی راستہ ہے اور وہ ہے حضرت ابراہیمؑ کی طرح قربانی اور اطاعت کا راستہ۔ اور ظاہر ہے کہ ہر انسان اپنے لئے نیک نامی اور نیک شہرت کا خواہاں ہے لہذا ہر مذہب و ملت کے آدمی کے لئے عید الاضحیٰ کا تہوار ایک عظیم الشان سبق لئے ہوئے اور اُسے خدا سے اطاعت کا رشتہ مضبوط کر کے یہ دن منانا چاہیئے۔ اس جواب سے انٹرویو لینے والے دوست نے بہت مسرت اور خوشی کا اظہار کیا۔

## اخبار گیانا کرانیکل میں عید الاضحیہ کے پیغام کی اشاعت

عید کے موقعہ پر قربانی کے فلسفہ پر ایک مضمون پیغام کے رنگ میں تیار کر کے اخبار "گیانا کرانیکل" کو بھجوایا گیا جو ۱۵ دسمبر کی اشاعت میں عید سپلیمنٹ میں "Paragon of sacrifice" کے عنوان سے نمایاں طور پر شائع ہوا۔ الحمد للہ۔

بالآخر احباب جماعت سے عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ گیانا (جنوبی امریکہ) میں اسلام اور احمدیت کی ترقی اور غلبہ کے لئے دعاؤں سے مدد فرمائیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ساری دنیا کے احمدیوں کو زیادہ سے زیادہ خدمتِ اسلام کی توفیق بخشے اور سب کا حافظ و ناصر ہو آمین۔

# مدراس کے گوردوارہ میں احمدی نمائندوں کی تقاریر

گورو گوبند سنگھ جی کے جنم دن کے موقعہ پر مورخہ ۸ جنوری ۱۹۷۶ء بروز جمعرات مدراس کے گوردوارہ میں وسیع پیمانے پر تقریب منائی گئی۔ اس میں شمولیت اور تقریر کے لئے منتظمہ کمیٹی نے جماعت احمدیہ کو بھی مدعو کیا تھا۔

اس دعوت کو قبول کرتے ہوئے مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان نائب صدر جماعت احمدیہ، مکرم علی محی الدین صاحب، مکرم بشیر احمد صاحب اور خاکسار کے ہمراہ مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ مقامی صبح دس بجے کے قریب گوردوارہ میں پہنچے مکرم سردار منوہر سنگھ صاحب سکریٹری گورونانک ست سنگھ سبھا نے ہمارا نہایت محبت اور تپاک سے استقبال کیا اور گوردوارہ کے اندر لے گئے۔ اس کے بعد انہوں نے مختصر طور پر جماعت احمدیہ کا سامعین سے تعارف کراتے ہوئے کہا کہ جماعت احمدیہ کی ہمیشہ پیار اور محبت اور رواداری کی تعلیم رہی ہے۔ اس جماعت کے نمائندگان کو ہمارے درمیان دیکھ کر ہمیں بڑی خوشی اور مسرت حاصل ہوتی ہے۔

**مکرم نوجوان صاحب کی تقریر** اس کے بعد مکرم نوجوان صاحب نے اپنی تقریر سورۃ فاتحہ کے ساتھ شروع کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کی وحدانیت اور اس کی صفتِ رب العالمین کے بارے میں ذکر فرمایا۔ آپ نے قرآنی آیت "وَإِنْ مِّنْ أُمَّةٍ إِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ" کی روشنی میں بتایا کہ جماعت احمدیہ کی یہ امتیازی شان ہے کہ وہ تمام رشیوں اوتاروں اور پیغمبروں پر ایمان لاتی ہے جو دنیا کی اصلاح کے لئے خدا کی طرف سے وقتاً فوقتاً مبعوث ہوتے رہے۔ اسی طرح گورونانک جی مہاراج بھی خدا تعالیٰ کے سچے عاشق اور عارف باللہ تھے۔ آپ نے اپنی تقریر کے آخر میں پیشوایانِ مذاہب کے احترام کو قائم کرنے کے لئے جماعت احمدیہ کی سرگرمیوں کا مختصراً ذکر فرمایا۔

**مکرم مبلغ صاحب کی تقریر** اس کے بعد مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل نے تقریر کرتے ہوئے گورو نانک جیؒ کے متعلق بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مرزا صاحب اور جماعت احمدیہ کی عقیدت کا اظہار کیا اور بتایا کہ حضرت گورو نانک جی کے پوتر جیون کا مطالعہ کرتے وقت ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے بچپن سے لیکر وفات تک آپ کو اسلام اور مسلمانوں کے ساتھ گہری عقیدت اور سچی محبت تھی۔ چنانچہ آپ کے بچپن کے ساتھی جو ہمیشہ آپ کے سفر و حضر میں رہا کرتے تھے بھائی مردانہ ایک مسلمان تھے۔ اسی طرح بابا شیخ فرید سے بھی آپ کے دوستانہ تعلقات تھے۔ آپ کی دو یادگاریں فیروزپور میں قرآن مجید کی صورت میں اور ڈیرہ بابا نانک میں چولہ صاحب کی شکل میں موجود ہیں۔

ان ہر دو یادگاروں کے متعلق تفصیل بتانے کے بعد مولوی صاحب نے حضرت گورو نانک جی مہاراج کی بعض تعلیمات کا ذکر کیا۔ اور بتایا کہ آپ کی تمام تعلیمات کا نچوڑ نام۔ دان اور شنان کے متعلق ہے۔ نام سے مراد ذکر الٰہی اور عشق خداوندی ہے۔ آپ کی تمام تعلیمات وحدانیت اور توحید پرستی پر مبنی تھیں۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:-

اوّل اللہ نور اُپایا قدرت کے سب بندے
ایک نور تے سب جگ اپجیا کون بھلے کون مندے

نیز گورو جی مہاراج خود اپنے مسلمان ساتھی فریدا کو جگا کر نماز پڑھنے کے لئے تاکید کیا کرتے تھے کہ:-

اُٹھ فریدا اُجو ساج صبح نماز گذار
جو سر سائیں نہ نویں سو سر کپ اُتار

اسی طرح مکرم مولوی صاحب نے گورو جی مہاراج کی حضرت محمد صلعم کے ساتھ اپنی عقیدت اور عشق کا اظہار کرتے ہوئے یہ شبد پڑھا:-

ڈٹھا نور محمدی ڈٹھا نبی رسول
نانک قدرت دیکھ کر خودی گئی سب بھول

گورونانک جی کے دو اپدیش دان اور شنان کا ذکر کرتے ہوئے مکرم مولوی صاحب نے حقوق العباد اور پاکیزہ زندگی کے بارے میں آپ کی تعلیمات پر روشنی ڈالی۔ اور بتایا کہ گورو نانک جی کی یہ تعلیم ہے:-

مَل مَل کا کیا مانجئے بھائی - بھی میلا تن ہوئے
گیان نہان رس نہائیے بھائی - مَن تن نرمل ہوئے

حضرت مسیح موعود علیہ السّلام نے بھی یہی فرمایا تھا:-

جسم کو مَل مَل کے دھونا یہ تو کچھ مشکل نہیں
دل کو جو دھووے وہی ہے پاک نزدِ کردگار

مکرم مولوی صاحب نے گورو نانک جی کے بارے میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی بعض تعلیمات کا ذکر کرنے کے بعد بتایا کہ آؤ ہم سب اسی پیار و محبت اور اخوت کو قائم کرنے کی

(بقیہ صفحہ ۱۰ کالم ۲ پر ملاحظہ کیجئے)

آخری قسط

# نتیجہ دینی نصاب ۱۹۷۵ء

## کتاب ”ختم نبوت کی حقیقت“

۱۔ جماعتہائے احمدیہ ہندوستان میں جن دوستوں نے دینی نصاب برائے سال ۱۳۵۴ ہش / ۱۹۷۵ء یعنی کتاب ختم نبوت کا امتحان دیا تھا۔ ان کے نتیجہ کی تیسری اور آخری قسط شائع کی جارہی ہے۔ امتحان کے کل ۱۰۰ نمبر تھے جن میں ۳۳ نمبر حاصل کرنے والے کامیاب قرار دئے گئے۔ کامیاب ہونے والوں کو اللہ تعالیٰ اُن کی کامیابی مبارک کرے۔ آمین

۲۔ اس امتحان میں مکرم اے۔ پی۔ والئی عبدالقادر صاحب۔ بی۔ اے صدر جماعت احمدیہ میلا پالیئم (مدراس) ۸۷ نمبر حاصل کر کے اوّل۔ اور مکرم بشارت احمد خان صاحب صدر جماعت احمدیہ جھارسوگڑہ (اڑیسہ) ۸۴ نمبر حاصل کر کے دوئم اور محترمہ حمیدہ خاتون صاحبہ زوجہ مکرم حیدر خان صاحب جماعت احمدیہ جھارسوگڑہ (اڑیسہ) ۸۳ نمبر حاصل کر کے سوئم رہے۔ الحمد للہ۔

۳۔ اس سال ۳۵۳ افراد نے امتحان میں حصہ لیا۔ بعض احباب اپنی معذوریوں کی وجہ سے شامل نہ ہو سکے۔ آئندہ سال خدا تعالیٰ جماعت کے سبھی دوستوں کو علم کے نور سے منور فرما کر امتحان دینے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

**ناظر دعوت و تبلیغ قادیان**

### جماعت احمدیہ پورٹ بلیئر انڈیمان

| نمبر شمار | نام | نمبر حاصل کردہ |
|---|---|---|
| ۱ | مکرم غلام احمد صاحب | ۶۸ |
| ۲ | ” نذیر احمد صاحب | ۵۵ |
| ۳ | ” عبدالحق صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی | ۴۵ |
| ۴ | ” عبدالجبار صاحب | ۴۳ |
| ۵ | ” شریف احمد صاحب | ۵۰ |
| ۶ | مکرمہ مسعودہ حق صاحبہ | ۳۵ |
| ۷ | مکرم سلطان احمد صاحب | ۳۳ |
| ۸ | ” مشتاق احمد صاحب | ۳۳ |
| ۹ | ” عزیز احمد صاحب | ۳۵ |
| ۱۰ | ” ممتاز احمد صاحب | ۳۳ |

### جماعت احمدیہ جھارسوگڑہ اڑیسہ

| نمبر شمار | نام | نمبر حاصل کردہ |
|---|---|---|
| ۱ | مکرم بشارت احمد خان صاحب صدر جماعت | ۸۴ |
| ۲ | مکرمہ حمیدہ خاتون صاحبہ زوجہ مکرم حیدر خان صاحب | ۸۳ |
| ۳ | مکرم محمد حمید خان صاحب | ۷۹ |
| ۴ | ” حکیم خان صاحب | ۷۵ |
| ۵ | مکرمہ منصورہ خاتون صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ | ۶۷ |
| ۶ | مکرم صداقت احمد خان صاحب | ۶۱ |
| ۷ | مکرمہ صغیرہ بی بی صاحبہ زوجہ مکرم حمید خان صاحب | ۶۰ |
| ۸ | مکرم کالے خان صاحب | ۵۰ |

### جماعت احمدیہ گلبرگہ کرناٹک

| نمبر شمار | نام | نمبر حاصل کردہ |
|---|---|---|
| ۱ | مکرم نعیم احمد صاحب نیّر B.A.L.L.B | ۵۹ |
| ۲ | ” ظفر احمد صاحب احمدی B.Sc | ۵۵ |
| ۳ | ” قریشی غلام احمد صاحب تیماپوری B.Sc | ۵۳ |
| ۴ | ” محمد ابراہیم صاحب B.S.C | ۵۱ |
| ۵ | ” قریشی عبدالحکیم صاحب B.A. | ۵۱ |
| ۶ | ” عبدالغفور صاحب B.A | ۵۰ |
| ۷ | ” غلام ناظم الدین صاحب | ۴۶ |
| ۸ | ” قریشی عبدالرحمٰن صاحب | ۴۵ |
| ۹ | ” وسیم احمد صاحب B.A | ۴۴ |
| ۱۰ | مکرمہ بشریٰ پروین صاحبہ | ۴۱ |
| ۱۱ | مکرم غلام شفیع الدین صاحب | ۴۰ |
| ۱۲ | محترمہ رحیم النساء صاحبہ | ۳۶ |
| ۱۳ | مکرم شفیع احمد صاحب غوری | ۳۵ |
| ۱۴ | مکرمہ امۃ الودود صاحبہ | ۳۴ |
| ۱۵ | مکرم غلام نعیم الدین صاحب | ۳۴ |

### مدراس کے گوردوارہ میں تقاریر (بقیہ صفحہ ۹)

کوشش کرینگے جو ان مہاپرشوں نے بتایا ہے۔ اور ساتھ ہی یہ شبد سنائے سے

آڈ بہنیں مل ملاں انک سہیلریا
مل کر کرسے کہانیاں سمرتھ کنت کیاہ
سانچے صاحب سب گن اوگن سب اساہ

مکرم مولوی صاحب کی تقریر کا سب سامعین نے نعرہ ہائے تحسین سے سواگت کیا۔

اس کے بعد سردار منوہر سنگھ صاحب نے ان ہردو تقاریر کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہوئے بتایا کہ ہم سب جماعت احمدیہ سے پوری طرح واقف ہیں۔ یہ بہت ہی محبت و پیار کرنے والی اور صلح و امن کی خواہاں جماعت ہے۔ وہ ہر سال پیشوایانِ مذاہب کا جلسہ کرتے ہوئے تمام گوروؤں کا احترام کرتی ہے۔ میں تمام سکھ برادری کی طرف سے اور منتظمہ کمیٹی کی طرف سے دونوں مقررین کا پھر ایک دفعہ شکریہ ادا کرتا ہوں اور اُن سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اسی طرح ہماری تقریبوں میں تشریف لاکر اپنے قیمتی خیالات سے مستفیذ کرینگے۔ کمیٹی کی طرف سے مقررین کو ہار پہنا کر اعزاز کیا۔ یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ دونوں مقررین اور سامعین کے مناظر T.V والوں نے فلمائے تاکہ رات کو ۸ بجے کے پروگرام میں دکھائے جائیں۔ جلسہ کے بعد سامعین میں لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان تقریروں کا دیرپا اثر قائم رکھے۔ آمین۔

خاکسار۔ احمد یداللہ سیکریٹری تبلیغ مدراس

# آپ کا چندہ اخبار بدر ختم ہے

مندرجہ ذیل خریداران اخبار بدر کا چندہ آئندہ ماہ کسی تاریخ کو ختم ہو رہا ہے۔ بذریعہ اخبار بدر بطور یاددہانی آپ کی خدمت میں تحریر ہے کہ اپنے ذمہ کا چندہ بدر اپنی پہلی فرصت میں ادا کر دیں۔ تاکہ آئندہ آپ کے نام پرچہ جاری رہ سکے۔ ایسا نہ ہو کہ آپ کی عدم ادائیگی کی وجہ سے آپکا اخبار بند ہو جائے اور کچھ وقت کیلئے مرکزی حالات اور اہم دینی اعلانات اور علمی مضامین سے محروم ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو آمین۔

**مینیجر اخبار بدر قادیان**

| نمبر خریداری | اسماء خریداران | نمبر خریداری | اسماء خریداران |
|---|---|---|---|
| ۱۱۳۲ | مکرم سید داؤد احمد صاحب | ۱۴۹۵ | مکرم رام سرنداس بھنڈاری صاحب |
| ۱۱۸۹ | ” بابو محمد یوسف صاحب | ۱۵۵۵ | ” الیف۔ اے خان صاحب |
| ۱۲۲۳ | ” محمد اسمٰعیل صاحب وکیل | ۱۵۹۴ | ” انور حسین صاحب |
| ۱۲۳۶ | ” مولوی سید محمد یوسف صاحب | ۱۶۶۰ | ” عبدالغفار صاحب |
| ۱۲۸۴F | ” قریشی محمد اسلم صاحب | ۱۷۱۷ | ” ڈاکٹر اے آر خان صاحب |
| ۱۳۱۸ | ” سردار جانن سنگھ صاحب | ۱۸۳۲ | ہنری مارٹن انسٹی ٹیوٹ |
| ۱۳۱۹ | ” محمد نصرت اللہ بیگ صاحب | ۱۸۵۵ | محترمہ سارہ بی صاحبہ |
| ۱۳۳۹ | ” پروفیسر محی الدین صاحب | ۲۰۳۸ | مکرم محمد ظہیر الدین صاحب |
| ۱۳۷۲ | ” احمد اللہ میر صاحب | ۲۲۲۳ | ” اکبر حسین صاحب |
| ۱۳۷۶ | ” عبدالاحد خان صاحب | ۲۲۶۰ | محترمہ امۃ المنیر صاحبہ |
| ۱۳۹۱ | ” محمد منصور احمد صاحب | ۲۲۶۴ | ” رحمت بی بی صاحبہ |
| ۱۴۰۴ | ” میاں عبدالغنی صاحب | ۲۲۶۷ | مکرم مبارک احمد صاحب وانی |
| ۱۴۳۹ | ” سیکریٹری خوشیہ لائبریری | ۲۲۷۳ | ” ایم ایچ گھوڑے سوار صاحب |
| ۱۴۵۴ | ٹاپ سیاء ربڑ ورکس | ۲۴۷۵ | جامعہ مسجد حیدر آباد |
| ۱۴۵۸F | مکرم کیپٹن ایم ایچ حسیمہ صاحب | ۲۴۷۷ | مکرم جہاناز حسین صاحب |
| ۱۴۶۵F | ” ایم اے رشید صاحب | ۲۴۸۰ | ” ٹی مصطفےٰ صاحب |
| ۱۴۷۹F | ” عبدالرشید صاحب رضی | ۲۶۷۷ | ” یس عبدالجبار صاحب |
| | | ۲۷۹۸F | ” چوہدری انور حسین صاحب |

# کیرنگ کے ایک وفد کی ”جٹنی“ میں تبلیغ

مکرم انور حسین صاحب جٹنی والے خاکسار کے زیر تبلیغ ہیں۔ موصوف کی دعوت پر پانچ افراد پر مشتمل ایک وفد خاکسار کی سرکردگی میں مورخہ ۲۱ دسمبر کو سائیکلوں پر جٹنی کے لئے روانہ ہوا۔ آج ہی شام کو چھوٹی مسجد میں تبلیغی جماعت کی طرف سے ایک اجتماع ہونے والا تھا۔ اس اجتماع کیلئے کلکتہ، دہلی، مدراس وغیرہ سے علماء آئے ہوئے تھے۔ وقت مقررہ پر ہم مسجد میں پہنچ گئے۔ سیرت النبی صلعم پر تقریر کرنے کیلئے میں نے منتظمین سے اجازت طلب کی۔ لیکن تقریر کرنے کیلئے اجازت نہ ملی۔ خیر ہم مسجد میں بیٹھ کر جلسہ سُنتے رہے۔ جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے مکرم مولوی اکبر علی صاحب کلکتی نے کہا کہ انسان کا جب ذرا کالا ہو جائے تو وہ قادیانی بن جاتا ہے یا عیسائی۔

جلسہ کے بعد مولوی صاحب موصوف سے ہماری گفتگو ہوئی۔ اُنہوں نے کہا قادیان ایک مذہب کا نام ہے۔ اور متعدد ممالک کے ججوں کے فیصلہ کے مطابق قادیانی کافر اور مرتد ہیں۔ اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ میں نے اُن سے اسلام کی تعریف پوچھی۔ اور عقائد احمدیہ کو بالتفصیل پیش کیا۔ اور پھر بعض سوالات پیش کئے۔ لیکن جناب موصوف ہمارے سوالات کے جواب دینے سے عاجز آگئے۔ اور ہماری طرف سے جواب کے مطالبہ پر صاحب کہہ دیئے کہ میں آپ کا جواب نہیں دے سکتا۔ آپ مکہ سے جواب طلب کریں۔ جٹنی کے مسلمانوں نے مولوی صاحب کی شکست فاش کو محسوس کرتے ہوئے اُنہیں اس گفتگو سے روک دیا۔ لیکن اس تھوڑی دیر کی گفتگو کا سامعین پر اچھا اثر ہوا۔

مکرم محبوب خان صاحب اور مکرم موسیٰ خان صاحب نے ہم کو اپنے گھر پر مسئلہ وفات مسیح کے بارہ میں استصواب اور گفتگو کرنے کی دعوت دی۔ چنانچہ ہم اُن کے مکان پر پہنچ گئے۔ رات کے ۱۱ بجے وفات مسیح اور صداقت حضرت مسیح موعودؑ پر بات شروع ہوئی۔ یہ گفتگو رات کے ۲½ بجے تک جاری رہی۔ مکرم شمس الحق صاحب معلم اور خاکسار نے قرآن کریم اور احادیث اور بزرگانِ اُمت کے حوالہ جات سے اُن کی خوب تسلی کرائی۔ خدا کے فضل سے اچھا اثر ہوا۔ خدا تعالیٰ انکو احمدیت کے نور سے منور کرے۔ دُعا ہے خدا تعالیٰ ہماری کوشش میں برکت عطا کرے آمین۔ خاکسار۔ عبدالحلیم مبلغ کیرنگ (اڑیسہ)

## تحریک وقفِ جدید کے ۱۹ویں سال کا آغاز (بقیہ صفحہ اوّل)

یہ کام جہاں بہت زیادہ وسیع اور نہ ختم ہونے والا ہے ۔ وہاں اسے چلانے کے لئے فنڈز کی بھی ضرورت ہے ۔ معلمین وقفِ جدید کے گزارے اسی فنڈ سے چلتے ہیں ۔ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے اس بابرکت تحریک کے لئے کم ازکم مقدارِ چندہ مبلغ چھ روپے رکھی ہے ۔ اس سے زیادہ جس قدر کسی کی توفیق ہے دے ۔ بلکہ دینی کاموں کے لئے انفاق فی سبیل اللہ میں ایک دوسرے سے بڑھ بڑھ کر حصّہ لینا مومنوں کا طرۂ امتیاز رہا ہے ۔

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت کی نئی پود کو بالخصوص اطفال اور ناصرات کو اس تحریک میں حصّہ لینے کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی ہے ۔ بلکہ جماعت کے بچوں اور بچیوں سے توقع ظاہر فرمائی ہے کہ وہ آگے آئیں اور اس تحریک کو کامیاب بنائیں ۔ جو بچہ یا بچی چھ روپے سالانہ اس تحریک میں چندہ دینے کے لئے وعدہ لکھواتے ہیں تو اس کی شرح ۵۰ پیسے ماہوار بنتی ہے ۔ یہ ایسی معمولی مقدار ہے کہ آسانی کے ساتھ پوری کی جا سکتی ہے ۔ اس لئے اب جبکہ اس بابرکت تحریک کے ۱۹ ویں سال کا آغاز ہو رہا ہے ہر جماعت کے بڑوں سے لیکر بچوں تک کو توجہ دے کر اس کے لئے وعدے لکھوانے چاہئیں ۔ اور پھر اس کی یکمشت ادائیگی یا بالاقساط جلد ادائیگی کا اہتمام کرنا چاہیئے تا وہ بھی اُس عظیم مجاہدہ میں حصّہ دار بن جائیں جسے جماعت احمدیہ جاری کئے ہوئے ہے ۔ اللہ تعالےٰ اس کی توفیق دے ۔ آمین ۔

## تصحیح

بدر مورخہ ۱۵ جنوری ۱۹۷۶ء کی اشاعت میں صفحہ ۵ پر جناب ثاقب صاحب زیروی کی نظم کے پہلے مصرعہ میں "شعور دے کے" کی بجائے "شعور دیکھ کے" شائع ہو گیا ہے ۔ صحیح مصرعہ یوں ہے
"شعور دے کے محمدؐ کے آستانے کا"

احباب اس کے مطابق تصحیح فرمالیں ۔ (ایڈیٹر بدر)

## منظوری انتخاب عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ!

**برائے یکم مئی ۱۹۷۴ء تا ۳۰ اپریل ۱۹۷۷ء**

**۱۔ جماعت احمدیہ دہلی**

صدر ۔ مکرم صوفی عبد الشکور صاحب

سیکرٹری مال ۔ " عابد احمد صاحب

سیکرٹری تبلیغ و تعلیم و تربیت ۔ مکرم عبد الغفار صاحب

**۲۔ جماعت احمدیہ سرلونیا گاؤں**

صدر و سیکرٹری مال : مکرم سید کریم بخش صاحب

(ناظر اعلیٰ قادیان)

## زکوٰۃ کیوں دی جاتی ہے؟

زکوٰۃ اس لئے دی جاتی ہے کہ تا اللہ تعالیٰ کے ساتھ سچی محبت اور حقیقی تعلق بڑھے ۔ اس کی رضا جوئی اور محبت میں استقامت حاصل ہو ۔ ایثار کا مادہ پیدا ہو ۔ اور حرص اور بخل کی بیخ کنی ہو ۔ یہ صرف روحانی بیماریوں کی ہی دوا نہیں بلکہ جسمانی اور ظاہری تکالیف اور مصائب سے بچنے اور نجات پانے کا بھی ایک بہت بڑا ذریعہ ہے ۔ اللہ تعالےٰ جملہ احبابِ جماعت کو اس کی توفیق بخشے ۔ آمین ۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

## ولادت

چندا پور ۲۵ فتح (دسمبر) ۔ عزیز محمد معین الدین صاحب کو اللہ تعالیٰ نے تیسرا لڑکا عطا فرمایا ہے ۔ نومولود کے نیک، صالح، خادمِ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بننے کے لئے درخواستِ دعا ہے ۔ موصوف نے اظہارِ تشکر کے طور پر پانچ روپے اعانت بدر کی مد میں ادا فرمائے ہیں ۔ اللہ تعالےٰ قبول فرمائے ۔

خاکسار : عبدالحق فضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ ۔


## خوشخبری

**قطعاتِ تحریر اور حضرت مسیح موعودؑ و خلفاء کرام کے فوٹوز**

تبلیغی تعلیمی و تربیتی اغراض کے پیشِ نظر عمدہ کاغذ پر جاذبِ نظر اور دیدہ زیب ڈیزائن میں حضور علیہ السلام کے الہامات اور دعائیہ قطعات شائع کئے گئے ہیں ۔ مثلاً :-

(۱) الیس اللہ بکافٍ عبدہ ۔ (۲) ربّ کل شیءٍ خادمک ربّ فاحفظنی وانصرنی وارحمنی ۔ (۳) یا حفیظ یا عزیز یا رفیق (۴) صد سالہ احمدیہ جوبلی کا روحانی پروگرام ۔ (۵) بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے ۔ (۶) میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا ۔ (۷) حضرت اقدس علیہ السلام کا انگریزی الہام

(I SHALL GIVE YOU A LARGE PARTY OF ISLAM)

(۸) فضائلِ قرآن مجید نظم (جمالِ حسنِ قرآن نورِ جانِ ہر مسلماں ہے) ۔ (۹) کلام حضرت المصلح الموعودؓ مکمل نظم نونہالانِ جماعت (جناب مولوی تشریف لائیں گے تو کیا ہوگا) ۔ (۱۰) کلام حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحبؓ مکمل نظم بلند پایہ حضور سیدالانام صلعم (بدرگاہِ ذیشانِ خیرالانامؐ) وغیرہ وغیرہ ۔

نیز فوٹو نما حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دو عدد پوز ۔ اور حضورؑ کے تینوں خلفاء کرام کے فوٹوز کے علاوہ مسجد مبارک ۔ مسجد اقصٰے ۔ منارۃ المسیح اور بہشتی مقبرہ کے فوٹوز بھی طبع کئے گئے ہیں ۔ احباب کرام اعوان بکڈپو قادیان سے ایک روپیہ فی کاپی کے حساب سے طلب فرماویں ۔

ضرورت مند بذریعہ ڈاک بھی طلب فرما سکتے ہیں ۔ ڈاک خرچ علیحدہ ہوگا ۔

قریشی عبدالقادر اعوان

اعوان بک ڈپو قادیان (انڈیا)



## سینگوں اور گھاس سے تیار کردہ دلآویز مصنوعات

(۱) سینگ اور لکڑی سے تیار کردہ پرندوں اور جانوروں کی دلآویز شکلیں ۔

(۲) گھاس سے تیار کردہ منارۃ المسیح ۔ مسجد اقصٰی ۔ مختلف مناظر ۔ دنیا بھر کی مساجد احمدیہ اور مشن ہاؤسز کی تصاویر جو تبلیغی فوائد رکھتی ہیں ۔

(۳) عید مبارک کے کارڈ اور دیگر تصاویر ۔

خط و کتابت کا پتہ

THE KERALA HORNS EMPORIUM
TC. 38/1582 MANACAUD
TRIVANDRUM (KERALA)
PIN. 695009.

PHONE : 2351
P.B.NO.128.
CABLE :-
"CRESCENT"



## ہر قسم اور ہر ماڈل

کے موٹر کار، موٹر سائیکل، سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے

**آٹو ونگس**

AUTOWINGS
32, SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. Colony
MADRAS — 600004.

PHONE NO.
76360.

# وقفِ جدید کے نئے سال کا اعلان

## آگے بڑھیں اور وقفِ جدید کیلئے بڑھ چڑھ کر وعدے پیش کریں

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲ صلح ۱۳۵۵ ہش (۲ جنوری ۱۹۷۶ء) کے خطبہ جمعہ میں وقفِ جدید کے نئے سال کا اعلان فرمادیا ہے۔ وقفِ جدید کا نیا مالی سال یکم صلح (جنوری ۱۹۷۶ء) سے شروع ہوچکا ہے۔ میں احبابِ جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ غلبۂ اسلام کو قریب سے قریب تر لانے کے لئے اپنی قربانیوں کے معیار کو اونچا کریں۔

ایسے احباب کے نام جنہوں نے وعدوں کے ساتھ نقد ادائیگی بھی کردی ہے بغرضِ دعا حضور پُر نور کی خدمت میں ۱۵ تبلیغ (فروری ۱۹۷۶ء) اور جملہ جماعتوں کے وعدوں کی فہرست ۲۵ تبلیغ (۲۵ فروری ۱۹۷۶ء) تک ارسال کردی جائے گی۔ پس عہدیدارانِ جماعت جلد اور خصوصی توجہ فرمائیں۔

نوٹ:- جن جماعتوں کے وعدے مکرم انسپکٹر صاحب وقفِ جدید اپنے دورہ جنوبی ہند کے موقعہ پر ساتھ لے آئے ہیں اُن کے وعدہ جات بھی پہلی فہرست میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمتِ مبارک میں بغرضِ دعا ارسال کئے جارہے ہیں۔

انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

# دورانِ سال جلسے و یوم التبلیغ منانے کا پروگرام

## برائے سال ۱۳۵۵ ہش (۱۹۷۶ء)

ہر سال نظارت دعوۃ وتبلیغ کے زیرِ اہتمام دورانِ سال جماعتیں جلسے اور یوم التبلیغ منایا کرتی ہیں۔ امسال ۱۳۵۵ ہش (۱۹۷۶ء) جلسے اور یوم التبلیغ منانے کے لئے عہدیدارانِ جماعت احمدیہ و مبلغین و معلمین کرام سے درخواست ہے کہ درج ذیل پروگرام کے مطابق اپنے حلقہ کی جماعتوں میں جلسے منعقد کرائیں۔ اور یوم التبلیغ منائیں۔ رپورٹ بروقت نظارت دعوۃ وتبلیغ میں بھجوائی جائے۔ صدر صاحبان اور مبلغین و معلمین کرام اس پروگرام کو نوٹ کرلیں اور اس کے مطابق پوری توجہ اور کوشش سے عمل کریں۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۱۔ یوم مصلح موعودؓ | ۲۰ تبلیغ | (۲۰ فروری ۱۹۷۶ء) | بروز جمعہ |
| ۲۔ یوم سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم | ۱۴ امان | (۱۴ مارچ ۱۹۷۶ء) | بروز اتوار |
| ۳۔ یوم مسیح موعود علیہ السلام | ۲۳ امان | (۲۳ مارچ ۱۹۷۶ء) | بروز منگل |
| ۴۔ یوم خلافت | ۲۷ ہجرت | (۲۷ مئی ۱۹۷۶ء) | بروز جمعرات |
| ۵۔ ہفتہ قرآنِ مجید | ۴ تا ۱۰ وفا | (۴ تا ۱۰ جولائی ۱۹۷۶ء) | اتوار تا سنیچر |
| ۶۔ امتحان کتب سلسلہ عالیہ احمدیہ | ۱۲ تبوک | (۱۲ ستمبر ۱۹۷۶ء) | بروز اتوار |
| ۷۔ یوم پیشوایانِ مذاہب | ۲۴ اخاء | (۲۴ اکتوبر ۱۹۷۶ء) | بروز اتوار |
| ۸۔ یوم التبلیغ | سال میں دو مرتبہ ماہ احسان و اخاء (جون و اکتوبر ۱۹۷۶ء) | | |
| ۹۔ چند پیشگوئیوں کا ظہور | نئی نسل کی معلومات کیلئے مسٹر عبد اللہ آتھم امرتسری۔ پادری الگزنڈر ڈوئی امریکن۔ اور ۶ مارچ ۱۸۹۷ء کے بارے میں پوری ہونے والی پیشگوئیوں کے سبھی پہلوؤں پر مساجد میں جلسے کرکے روشنی ڈالی جائے۔ | | |

نوٹ:- تمام جماعتیں اپنے اپنے حالات کے مطابق مقررہ تاریخوں کے علاوہ بھی کوئی دوسری نزدیکی تاریخیں مقرر کرکے جلسے کرسکتی ہیں۔

ناظر دعوۃ وتبلیغ قادیان

# درخواستِ دُعا

(۱) خاکسار کی بڑی سالی محترمہ افضل النساء صاحبہ اہلیہ برادرم مکرم محمد عظمت اللہ صاحب کرنول کچھ عرصہ سے گلے میں ٹی۔بی گلینڈ کے باعث بیمار ہیں جملہ احبابِ جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمادیں اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کاملہ عاجلہ عطا فرمائے اور صحت وسلامتی کی لمبی عمر دے۔ (۲) اسی طرح برادرم مکرم محمد عبد القیوم صاحب حیدرآباد کے گھر میں زچگی ہونے والی ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اولادِ نرینہ سے نوازے اور اُن سب کا ہر طرح حافظ وناصر رہے۔

خاکسار: محمد کریم الدین شاہد مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

# موجودہ مالی سال ختم ہو رہا ہے

## فوری توجہ کی ضرورت ہے

صدر انجمن احمدیہ قادیان کا موجودہ مالی سال ختم ہونے میں صرف تین ماہ باقی رہ گئے ہیں — ہندوستان کی متعدد جماعتیں جن کا چندہ بجٹ کے مطابق مرکز کو وصول نہیں ہوا کی خدمت میں اس کمی کو پورا کرنے کے لئے تحریر کیا جاچکا ہے۔

لہٰذا احبابِ جماعت اور عہدیدارانِ مال کو اب ان بقیہ ایام میں فوری توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔ جن جماعتوں کے پاس وصول شدہ چندہ مرکز میں قابلِ ترسیل ہے اُن کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ بلا توقف ساتھ کے ساتھ مرکز میں بھجواتے رہیں۔ تاکہ مالی سال ختم ہونے سے قبل چندہ کی رقوم مرکز میں موصول ہوکر جماعتوں کے حساب میں شامل ہوسکے۔

امید ہے کہ احبابِ جماعت اور عہدیدارانِ مال و صدر صاحبان مالی سال کے ان آخری ایام میں وصولی چندہ جات کے کام کو تیز کرکے تعاون فرمادیں گے۔ اور عند اللہ ماجور ہوں گے۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

# احمدیہ مسلم کانفرنس پونچھ

مورخہ ۲۱، ۲۲ مارچ بروز اتوار۔ سوموار پونچھ شہر میں جماعت ہائے احمدیہ صوبہ جموں کی تیسری عظیم الشان کانفرنس کا انعقاد ہونا قرار پایا ہے۔ جس میں حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بنفسِ نفیس شرکت فرمارہے ہیں۔

احبابِ کرام سے اس دو روزہ کانفرنس میں زیادہ سے زیادہ شریک ہونے کی درخواست ہے۔ نیز جو دوست اس کانفرنس میں شرکت فرمانا چاہیں وہ قبل از وقت خاکسار کو مطلع کردیں۔ موسم کے پیشِ نظر دوست اپنے ہمراہ بستر لائیں۔

خاکسار

حمید الدین شمس مبلغ جماعت احمدیہ پونچھ وارڈ نمبر ۳۔ احمدیہ بلڈنگ

# صرف ۴ نئے پیسے روزانہ

کی بچت سے آپ اپنا پیارا اخبار بدر ہر ہفتہ پاسکتے ہیں۔ آپ پر کوئی بوجھ نہ ہوگا اور آپ ۴ نئے پیسے روزانہ جمع کرتے ہوئے

## ۱۵ روپے سالانہ چندہ

اخبار بدر بھی بہ آسانی ادا فرما سکیں گے۔ پس آج ہی آپ اس تجویز کو عملی جامہ پہناتے ہوئے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے رُوح پرور خطبات۔ علماء کرام کے قیمتی مضامین۔ احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی صحیح تعلیم۔ اور اپنے پیارے مرکز قادیان دارالامان کے تازہ حالات سے مستفید ہوں۔ اور ساتھ ہی ساتھ یہ عمل آپ کی طرف سے بدر کی اعانت بھی سمجھا جائے گا۔

نوٹ:- اپنا پتہ۔ مکان نمبر۔ گلی نمبر۔ جگہ۔ ڈاک خانہ۔ ضلع۔ صوبہ اور پن کوڈ وغیرہ صاف اور خوشخط اُردو اور انگریزی میں لکھیے۔

مینیجر بدر قادیان